یہ تاریخی رسالہ

وفیات المشاہیر

مصنفہ

علّامہ اجل - فہامہ افضل - جناب فضیلت مآب

مولانا حافظ عبدالاول صاحب جونپوری مدظلہ

باہتمام

سراپا عصیان کمترین بندگان عبدالرحمن خان

مطبع جادو پریس میں چھپا

اصلی قیمت ۶ر

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

بعض مؤلفاتِ مصنف کتاب مع قیمت مجلّد

الظریف ۱/	اسمین قواعد ادبیہ وضوابط عربیہ و نوادر و حکایات عربی خوان طلبہ کے لیے بڑی خوبی کے سا[تھ] لکھے گئے ہین۔ شائقین ادب کے واسطے یہ کتاب نہایت ہی مفید ہو۔ دفتر البیان لکھنؤ سے منگوائیے
المنطوق ۵/	علم فروق لغات مین یہ کتاب بطور نمونہ کے شائع ہوئی ہے۔ آج تک ہندوستان مین اس طرز کی کتاب تصنیف نہین ہوئی۔ دفتر البیان لکھنؤ سے طلب کیجیے۔
تمرین الطلاب ۵/	اسمین ایک سے ایک حکایت خالص عربی مین ہے۔ اسکے حواشی مین حل لغات و تراجم علما ثقات کثرت سے ہین۔ خالص عربی بامحاورہ اسکا شوق ہو تو اسکو منگا کر پڑھیے۔ نہایت خوشخط اور صاف اسی مد[ر]سکے اہتمام سے کتاب لکھنؤ مین چھپی
مجلّۃ الادب ۳/	یہ علم ادب کا ایک گرانمایہ نادر الوجود رسالہ ہے جو نہایت فصیح و بلیغ معانی و مسجع خالص عربی مین طلبہ علم ادب کے واسطے بجای ناظم و ناثر استاد کے ہے۔ اسکے پڑھنے سے طلبہ بہت جلد انشا پردازی کا سلیقہ پیدا کر سکتے ہین
ازالۃ الریب ۲/	اسمین ۲۳ دینی معتبر کتابون سے پکے بالون کے اکھیڑنے اور کتروا لے کی ممانعت او[ر] پکے بالون کی فضیلت نہایت عام فہم اردو زبان مین ثابت کی گئی ہے۔
تذکرۃ المصلین ۱/	اسمین وہابیہ گروہ کے خلاف یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کثرت عبادت اور شب بیداری نوافل گزاری بدعت نہین ہے بلکہ سنت ہے۔ اور اسکے ثبوت مین آنحضرت صلعم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کی نوافل گزاری اور شب بیداری کا ذکر کیا گیا ہے۔
تذکرۃ الحفاظ ۲/	اسمین متقدمین و متاخرین حفاظ کی قرآن خوانی و جانفشانیون کا ذکر ایسے طریقہ سے کیا گیا ہے ایماندارون اور حافظون کو اسکے پڑھنے سے خودبخود جوش اور شوق تلاوت قرآن پ[یدا] ہوتا ہے۔ یہ رسالہ عربی کی بڑی بڑی مستند کتابون سے انتخاب کرکے اردو مین رفاہ عا[م] کے لیے تالیف کیا گیا ہے۔ آج تک کسی نے ایسا رسالہ تالیف نہین کیا۔ قابل دید ہے۔
وقوف النبی علیہ السلام ۱/	اسمین قرآن مجید کے ان ستر‌ہ وقفون کا ذکر ہے کہ جہان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت تلاوت ٹھہرا کرتے تھے۔ اسکے بعد ایک استفتا اٹکر کے مارنے کی حدیث مندرج ہے جس سے آجکل کے معلم بے خبر ہین اور آخر مین ائمہ اربعہ اور فقہاے اربعہ کے مختصر حالات بھی لکھے گئے ہین

آپکی خدمت مین یہ تاریخی رسالہ

وفیات المشاہیر

جو

بڑی جانفشانی کے ساتھ حال مین لکھا گیا ہے بطور نمونہ پیش ہے جسمین سوا دوسو (۲۲۵) بزرگان دین کے حالات وسنین وفات لکھے گئے ہین۔ امید کہ آپ اسکو اول سے آخر تک پڑھینگے

مرتبہ

خاکسار عبد الاول صدیقی حنفی جون پوری

جسکو

حافظ عبدالرحمن خان ابن قاری مہربان خان مرید خاص حضرت مولانا کرامت علی جونپوری قدس سرہ نے اپنے خاص انتظام اور اعلیٰ اہتمام سے بحسن اسلوبی اپنے مطبع

جوالا پریس جون پور مین چھاپا

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

دیباجہ

۱۹۸۵۵
Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

سخن گفتن و بکر جان سفتن است
نہ ہر کس سزائے سخن گفتن است

چونکہ اس نئی روشنی کے چلتے پرزے عالی دماغون کو اپنے اسلامی علوم- اسلامی زبان- دینی مسائل سے دلچسپی نہین- اور یہ چودہوین صدی ترقی اُردو کا زمانہ ہے **لہٰذا** ہر طرف اُردو ہی کی گرم بازاری ہے- ہندوستان مین جس مصنف کو دیکھئے اُردو ہی زبان مین عربی انگریزی سے ترجمے کر کے اپنے اپنے کمالات کے جوہر دکھاتے اور اشاعت علوم اور ترویج مسائل کرتے رہتے ہین-

مین نے بھی وقتی ضرورتوں پر لحاظ کر کے باصرار بعض احباب اُردو تحریر کی سلسلہ جنبانی کر دی ہے گو اس سے پہلے بہت سے عربی کے رسائل لکھنے کا اتفاق پڑا ہے مگر زمانۂ موجودہ کی ناقدری نے میرے خیال کو خام ثابت کر دیا-

اندنون یہ رسالہ **وفیات المشاہیر** جو آپ کے پیش نظر ہی اُردو مین مینے لکھا ہے- جسمین وفیاتِ رجال- معرفتِ طبقات- تراجم عشرۂ مبشرہ و مشاہیر صحابہ- مختصر احوالِ ائمۂ مجتہدین- ذکر فقہائے متقدمین و متأخرین- طبقۂ تابعین و تبع تابعین- تراجم اصحابِ صحاح ستہ- حالات مشاہیر محدثین- قرونِ مشاہیر فقہائے حنفیہ-

سنین وفات - نسبت استادی وشاگردی - وغیرہ وغیرہ ضروری باتین
جنکی اکثر ضرورت ہوا کرتی ہے - لکھی گئی ہین میرا خیال ہے کہ یہ رسالہ اس کس مپرسی کے
زمانہ مین ضرور قابلِ قدر ہوگا - مگر آپ کیا کر سکتے ہین - آپ تو مجبور ہین کہ

کریمان را بدست اندر درم نیست
خداوندانِ نعمت را کرم نیست

واضح رہے کہ اس رسالہ کے تالیف کے وقت مندرجۂ ذیل
کتابین میرے پیش نظر رہی ہین جنکو اس کا ماخذ کہنا چاہیے -
اسد الغابہ - تذکرۃ الحفاظ - تاریخ ابن خلکان - طبقات کبرےٰ - میزان شعرانی -
تاریخ خمیس - حیٰوۃ الحیوان - حدائق حنفیہ - خلاصۃ الاثر - سلک الدرر -

خاکسار عبد الاول بن علی جونپوری
۷ - ماہ جمادے الآخرے ۱۳۲۳ھ

CHECKED-2002

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U19855

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

نام صحابہ رضہ	مختصر حالاتِ عشرہ مبشرہ و مشاہیر صحابہ رضہ	وفات
امیر المؤمنین **ابو بکر صدیق** عمر ۶۳ برس	آپ کا اسم شریف عبد اللہ اور آپ کے والد کا نام ابو قحافہ عثمان قرشی تیمی تھا۔ آپ کے مزاج میں شرم انتہا درجہ کی تھی کہ جب آپ میدان میں قضاء حاجت کیلئے جاتے تو چادر اوڑھکر جایا کرتے تھے۔ آپ کسی سے کچھ مانگتے نہ تھے یہانتک کہ اونٹ کی مہار جب گر جاتی تھی تو اونٹ بٹھا کر خود اُٹھا لیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا ہے کہ کسی سے کچھ نہ مانگنا۔ آپ اٹھارہ برس کی عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔ پہلی رفاقت آپکی شام کی تجارت کے سفر میں ابو طالب کے ہمراہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی۔ اسوقت رسول کی عمر ۲۰ برس کی اور آپکی ۱۸ برس کی تھی۔ آپ خلیفہ رسول اللہ اور اسلام کے اوّل خلیفہ تھے۔ آپکے والد ابو قحافہ عثمان اور آپکے بیٹے بھی صحابی تھے۔	۱۳ھ ۲۲۔ جمادی الاخری
امیر المؤمنین **عمر بن الخطاب** عمر ۶۳ برس	آپ کا لقب ابو حفص اور فاروق تھا۔ آپ دراز قد احول بڑے مدبر تھے کہ آپکی عقل و فراست کے سبب سے آنحضرت صلعم نے آپکو اپنا وزیر اور مشیر بنالیا تھا اور فرماتے تھے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ اور شیطان انکے سایہ سے بھاگتا تھا۔ انکے اسلام لانے کے روز سے اذان ہونے لگی اور اسلام کو قوت اور بڑی مدد پہونچی۔ حضرت ابو بکر نے وقت رحلت کے بمشورۂ اکابر صحابہ آپکو اپنا جانشین کیا۔ سب کے پہلے دنیا میں یہی امیر المؤمنین کہے گئے۔ انکے زمانہ میں فتوحات بہت ہوئی۔ معاویہ انہیں کیطرف سے صوبۂ شام کے گورنر تھے آپ کے کرتہ میں کبھی ۴ اور کبھی ۱۲ پیوند لگے ہوتے تھے۔ خلافت کے زمانہ میں آپ کے پاس ایک ہی کرتا تھا۔ اسیکو اپنے ہاتھ سے دہو دہو کر پہنا کرتے تھے۔ آدھی رات سے آپ نوافل میں مشغول ہوا کرتے تھے۔ کثرت روایت کیوجہ سے آپ نے ابن مسعود اور ابو درداء اور ابو مسعود کو قید کیا تھا۔ آپنے یہ اس لیے کیا تھا کہ لوگ نڈر ہو کر جھوٹی حدیثیں نہ بنائیں۔	۲۳ھ اواخر ذی الحجہ
امیر المؤمنین **عثمان بن عفان** عمر ۸۲ برس	آپکا لقب ذو النورین اس سبب سے مشہور ہوا کہ رسول اکرم صلعم کی دو صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم آپ کے نکاح میں آئیں۔ آپ بیحد شرمیلے اور بڑے عابد صائم الدہر قائم اللیل اور مالدار تھے۔ جنگ تبوک میں آپنے بڑی مدد کی تھی۔ بعد حضرت عمر کے آپکی خلافت مجمع عام میں بمشورۂ اکابر صحابۂ انصار و مہاجرین کے	۳۵ھ ۱۸۔ ذی الحجہ روز جمعہ

	سامنے مسجد نبوی مین قائم ہوئی- آپ ہمیشہ دنکو روزے رکھتے اور شب کو ایک گھنٹہ سوکر پھر نماز مین مشغول ہوتے اور ایک رکعت مین پورا قرآن پڑھا کرتے تھے آپ نے قرآن شریف آنحضرت صلعم سے یاد کیا تھا- اور جیسا اب قرآن موجود ہے ایسا ہی بہت سا قرآن لکھوا کر ہر ملک مین بھیجوائے تاکہ کسی قسم کا آیندہ اختلاف نھو اور لوگ گمراہ نھون- انجیل کے اختلاف نے کیا اثر پیدا کیا اسکو سب لوگ خوب جانتے تھے- آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے باعتبار سن کے اقران سے تھے- اور حضرت علی سے ۲۰ برس بڑے تھے-	
امیر المؤمنین **علی بن ابی طالب** عمر ۶۶ برس یا ۶۲-	آپ ہاشمی داماد مصطفٰے شیر خدا فارس اسلام قاضی ائمہ اسلام مجاہد فی سبیل اللہ قوی ہیکل شجاع بہادر- جامع علم و عمل- معلم شریعت و طریقت عابد زاہد اور بڑے متقی اور دنیا سے سخت متنفر اور ناراض اور کنارہ کش تھے- آپ فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جسکو اسکی خواہش ہو وہ کتون کے ساتھ میل جول رکھے- آپ کے مناقب بیحد ہین صرف یہ کہنا کافی ہے کہ رسول اکرم کی نسل آپ ہی سے چلی اور سید الشہداء اور شہید کربلا حسنین آپ کے صاحبزادے ہین رسول اکرم نے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اور فرمایا کہ اے علی تجسے مومن محبت رکھیگا اور منافق بغض رکھیگا- افسوس کہ خارجی اور رافضی بسبب افراط و تفریط کے گمراہ ہوے- آپنے جنگ احزاب مین بڑے نامی پہلوان عمرو بن عبدود کو اور خیبر مین بڑے قوی ہیکل مرحب یہودی کو تہ تیغ کیا- کبھی آپ کو سپہ سالاری کی حالت مین شکست نہین ہوئی- روزانہ آپ ایکختم قرآن پاک کا پڑھا کرتے تھے-	سنہ ۴۰ھ ۱۷- رمضان
ابو عبیدہ عامر عمر ۵۸ برس	یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوے- اور دادا کی طرف انکی نسبت ہے- انکے باپ کا نام عبد اللہ بن جراح تھا- انکو قوی امین کہتے تھے- حضرت رسول اکرم نے انکو امین امت فرمایا ہے- یہی ایک اسلام کے ایسے فدائی گذرے ہین کہ جنگ بدر مین اپنے باپ کو قتل کر ڈالا- اسیوقت یہ آیت نازل ہوئی لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ الخ سبحان اللہ- اور یہی فاتح دمشق تھے- حضرت عمر نے خالد بن ولید کو معزول کر کے انہین کو سپہ سالار مقرر کیا تھا- انکی مواخاۃ ابو طلحہ انصاری سے تھی- طاعون عمواس مین انکا انتقال ہوا ان کے کوئی اولاد نرہی- آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے پرانے گناہونکا نئی نیکیان کر کے تدارک کرو-	سنہ ۱۸ھ

نام صحابہ رضہ	حالاتِ صحابۂ کرام رضہ	وفات
عبدالرحمن رضہ بن عوف عمر ۷۵ برس	پہلے انکا نام عبد عمرو۔ یا عبد الکعبہ تھا بعد اسلام لانیکے آنحضرت نے انکا نام عبدالرحمن رکہا۔ واقعۂ اصحاب فیل کے دسوین سال یہ پیدا ہوے۔ یہ سات آدمی کے بعد اسلام لاے۔ اور یہ اُن پانچ شخصون مین سے ہین جو حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے۔ یہ بھی مثل حضرت عثمان کے صاحب ہجرتین ہین آنحضرت نے انکے اور سعد بن ربیع کے درمیان مواخاۃ کرائی تھی۔ انکو حضرت نے دُومۃ الجندل کو سپہ سالار بناکر بھیجا تھا اور موافق ارشاد نبوی کے یہ کامیاب ہوکر واپس آے۔ سفر مین انکے پیچھے آنحضرت نے نماز پڑہی ہے۔ جنگ احد مین انکو اوزخم لگا جسکے سبب سے لنگڑاتے تھے اور دو دانت بھی اوپر کے انکے احد مین کافرون نے توڑے تھے۔ یہ بڑے مالدار اور تاجر اور خدا کی راہ پر بڑے خرچ کرنے والے تھے۔ یہ بڑے جلیل القدر صحابی اور نہایت منکسر مزاج تھے۔ بقیع مین مدفون ہین۔	سنہ ۳۱ھ یا ۳۲
طلحہ رضہ بن عبید اللہ عمر ۶۴ برس یا ۶۲	جب انکے اور ابوبکر کے اسلام کی خبر مشہور ہوئی تو نوفل بن خویلد نے ان دونون نو مسلمون کو ایک رسی مین اسواسطے باندہ رکھا تھا کہ یہ لوگ نماز نہ پڑہ سکین اور پھر انکو اسلام سے باز آوین۔ اسیوجہ سے ان دونون کو قرینان کہتے تھے۔ پہلے قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زبیر کے مواخاۃ کی تھی۔ بعد ہجرت کے ابوایوب انصاری سے مواخاۃ کرائی۔ یہ بڑے تیرانداز تھے انکا نشانہ خطا نہین کرتا تھا۔ جنگ احد مین بڑا کام کیا۔ اس جنگ مین جو تیر کفار کیطرف سے آنحضرت پر آتا تھا انکو اپنے ہاتھ پر روکتے تھے اور بحکم آنحضرت صلعم برابر یہ کفار کو نشانۂ تیر بناتے جاتے تھے۔ اور تیر چلاتے چلاتے اور تیر روکتے روکتے انکا ہاتھ شل ہوگیا تھا۔ جب احد مین آنحضرت صلعم گڑہے مین گر گئے تھے تو انہین نے اٹھایا تھا۔ اور اسی جنگ مین انھون نے آنحضرت کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے ایک بلند جگہ پر چڑہا دیا تھا۔ انکو احد مین تیر اور تلوار کے ۲۴ زخم لگے تھے۔ انکو آنحضرت نے جنگ اُحد مین طلحۃ الخیر اور جنگ تبوک مین طلحۃ الفیاض اور جنگ حنین مین طلحۃ الجود کا خطاب دیا تھا۔ مروان کے تیر سے جنگ جمل مین یہ شہید ہوے۔	سنہ ۳۶ھ ۱۰ جمادی الآخرہ

نام و عمر	حالات	تاریخ وفات
زبیر بن عوام عمر ۷۶ برس	یہ حضرت رسول اکرم کی پھوپھو صفیہ بنت عبد المطلب کے بیٹے اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے حضرت کے بڑے دوست - اور آپ کے فدائی تھے - جنگ بدر میں یہ کفار سے جی توڑ کر لڑے - انھیں کی صورت میں آسمان سے فرشتے زرد عمامہ باندھے ہوئے بدر میں اُترے تھے - یہ پندرہ سولہ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے - یہ بھی صاحب ہجرتین ہیں - عبد اللہ بن مسعود سے انکی مواخاۃ تھی - جنگ خندق میں انکو بھی حضرت صلعم نے فرمایا تھا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حضرت کے ساتھ کل لڑائیوں میں شریک تھے جنگ جمل میں حضرت علی کے سمجھانے سے یہ اپنے ارادے سے باز آئے - اور موضع وادی سباع میں اُتر کر ٹھہرے نماز کی حالت میں ابن جرموز مردود نے انکو نیزہ مار کر شہید کیا - حضرت علی نے انکے قاتل کو جہنمی فرمایا - یہ لوگ عشرہ مبشرہ سے تھے جو جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے اور نماز میں آپ کے پیچھے پہلی صف میں ہمیشہ رہا کرتے تھے -	سنہ ۳۶ھ ۱۰ جمادی الآخرہ روز پنجشنبہ
سعید بن زید عمر ۷۳ برس	یہ حضرت عمر کے ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب کے شوہر اور حضرت عمر کے سالے بھی تھے کہ انکی بہن عاتکہ بنت زید بعد عبد اللہ بن ابوبکر کے حضرت عمر کے نکاح میں تھیں - حضرت عمر کے پہلے یہ مشرف باسلام ہوئے - رسول اکرم صلعم نے انکے اور ابی بن کعب کے درمیان مواخاۃ کی تھی - یہ بڑے مستجاب الدعوات تھے - یہ موضع عقیق میں مرے تھے - اور مدینہ طیبہ میں مدفون ہوئے - انکو سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا اور عبد اللہ بن عمر نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی - اور انکی قبر میں سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اُترے تھے - یہ بھی عشرہ مبشرہ سے ہیں -	سنہ ۵۵ھ
سعد بن ابی وقاص عمر ۷۳ برس	۱۷ برس کی عمر میں یہ مشرف باسلام ہوئے - جنگ اُحد میں انھوں نے کفار پر ہزار تیر چلائے - اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد میں ان سے فرماتے تھے کہ تیر چلاتے جاؤ - میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں - حضرت عثمان کے محاصرہ میں انھوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی - اور اپنے گھر سے باہر نہ نکلے - امیر المومنین علی اور حضرت معاویہ کی جنگ میں بھی یہ کسی کے شریک نہوئے - انھوں نے مرنے کے وقت وصیت کی تھی کہ میرے صوف کے اسی جبہ میں مجھکو کفنانا جسکو میں پہنکر بدر کی لڑائی میں کافروں سے لڑا تھا - حضرت عمر نے قادسیہ اور جلولا کی لڑائی میں انکو سپہ سالار مقرر کیا تھا جسمیں یہ کامیاب ہوئے یہ عشرہ مبشرہ سے بڑے نامی فاتح اور مستجاب الدعوات تھے - یہ ہر جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا کرتے تھے -	سنہ ۵۵ھ یا ۵۸

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	وفات
اُبَی بن کعب رض انصاری	یہ اقرءِ صحابہ اور سید القرار تھے۔ انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک یاد کیا تھا۔ اور آپ نے بحکم خداوندی انکو سورۂ بینہ لم یکن الذین کفروا پڑھکر سنائی ۔ انسے حضرت عمر بہت ڈرتے اور انکی بہت تعظیم کرتے اور ان سے فتوا پوچھا کرتے تھے۔ جب انکا انتقال ہوا تو حضرت عمر نے فرمایا سید المسلمین دنیا سے چل بسے یہ جامع علم و عمل تھے۔ اُن سے قرآن و حدیث ابو ایوب انصاری اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور سُوید بن غفلہ وغیرہم نے اخذ کیا۔ یہ رسول اکرم کے کاتب بھی تھے۔ اور سب سے پہلے انھین نے خط کے آخر مین یہ لکھا وکَتَبَ فُلَان بْنُ فلان ۔ جب اُبَی موجود نہوتے تو انکی جگہ پر زید بن ثابت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لکھوایا کرتے تھے۔	۲۲ھ یا ۳۰
عبد اللہ بن مسعود رض عمر ۶۳ برس	حضرت عمر کے پہلے مسلمان ہوے۔ اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سورہ قرآن کی یاد کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسکو تازہ قرآن پڑھنا ہو جیساکہ نازل ہوا تو ابن مسعود سے پڑھے۔ یہ آنحضرت کے بھید رکھتے تھے۔ آپکی مسواک اور نعلین اور وضو کے پانی کا انتظام سفر مین انھین کے متعلق رہا کرتا تہا۔ اور آپ ہی آنحضرت صلعم کو جوتا اپنے ہاتھ سے پہنایا کرتے اور لاٹھی لیے ہوے آنحضرت کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ یہ آنحضرت کا جوتا اپنی آستینوں مین رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی صاحب ہجرتین اور مصلی قبلتین ہین۔ جنگ بدر مین ابوجہل کا سر انھین نے کاٹا تھا حضرت عثمان رض نے انکا جنازہ پڑہا۔ اور بقیع مین دفن کیا	۳۲ھ
ابو دردار رض	انکا نام عُویمر بن زید تھا یہ حکیم امت اور بڑے عابد زاہد تھے۔ انھون نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف یاد کیا تھا۔ واقعۂ بدر کے بعد یہ مسلمان ہوے یہ جنگ اُحد مین کفار سے خوب لڑے بھڑے تھے۔ انھون نے اہل شام کو فقہ اور قرآن سکھایا اور انکو مسئلے بتایا کرتے تھے۔ بخاری مین حضرت انس سے روایت ہے کہ وقت انتقال سید المرسلین رسول اکرم کے چارہی آدمیون نے قرآن یاد کیا تھا یہ اور معاذ بن جبل زید بن ثابت ابوزید۔ اس قول کو ذرا تاملعـــه کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔ امام لیث بن سعد سے مروی ہے کہ مسائل دینیہ پوچھنے کیلئے انکو لوگ مسجد مین گھیرے رہا کرتے تھے۔	۳۲ھ

عـــه وجہ تامل کی یہ ہے کہ حیوۃ الحیوان وغیرہ میں لکھا ہے کہ رسول کے وقت میں جن لوگوں نے قرآن یاد کیا تھا اُن کے نام یہ ہیں اُبی ابن کعب۔ معاذ بن جبل۔ ابوزید انصاری۔ ابودردار۔ زید بن ثابت۔ عثمان بن عفان۔ تمیم داری۔ عبادہ بن صامت ابوایوب انصاری۔ پس قول مذکور کی یہ تاویل ممکن ہے کہ انس نے مشہور حافظوں کو گنایا ہے۔ یا اُنکو اوروں کا حال نہ معلوم رہا ہو یا اور لوگ اسوقت ویسے پختہ حافظ نہ رہے ہوں

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ابو ذرغفاری	انکا نام جُندُب بن جُنادہ ہے - چار آدمیون کے بعد ابتدائے نبوت مین یہ مشرف باسلام ہوے تھے - قبل اشاعت اسلام بخوف کفار مکہ رسول اکرم صلعم کے فرمانے سے یہ اپنے ملک چلے گئے تھے اور کچھ زمانہ کے بعد پھر مدینہ مین ہجرت کرکے ہو گئے - یہ بڑے زبردست عالم باعمل اور مجاہد فی سبیل اللہ اور بڑے سچے اور پکے مخلص تھے - یہ علم مین ابن مسعود کے برابر سمجھے جاتے تھے یہ بڑے حق گو تھے گویا انھون نے حق کہنے کا بیڑا اٹھایا تھا - بسبب کسی رنجش کے انھون نے حضرت عثمان کے عہد مین مدینہ کو چھوڑ کر ربذہ گانون کی سکونت اختیار کر لی تھی - حضرت عثمان نے انکو فتوے دینے سے منع کر دیا تھا	۳۲ سنہ ھ
سلمان فارسی عمر ۲۵۰ برس	یہ آنحضرت صلعم کے آزاد کردہ غلام سلمان الخیر بڑے زاہد تارک الدنیا تھے - سلمان اور ابو درداء مین آنحضرت نے مواخاۃ کی تھی - بعد مسلمان ہونے کے پہلی لڑائی خندق کی ان کے سامنے ہوئی جسمین یہ شریک ہوے اور خندق انھین کی راے سے کھودوائی گئی - اس جنگ کے بعد ہر جنگ مین رسول اکرم کے یہ شریک رہے - رسول اکرم فرماتے تھے کہ بہشت تین شخصون کی مشتاق ہے ایک علی دوسرے عمار بن یاسر تیسرے سلمان یہ بہترین صحابہ اور بڑے فاضل تھے - آنحضرت کے بڑے مقرب تھے - ہمیشہ رات کو سلمان کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور بہت دیر تک مجلس خاص مین ان سے گفتگو کرتے تھے - انکو بیت المال سے جو ملتا صدقہ کر دیتے اور اپنے ہی ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے - حضرت عثمان کی خلافت مین انکا انتقال ہوا انکے صرف تین لڑکیان تھین - انکی عمر بہت تھی بموجب ایک قول کے ساڑھے تین سو برس کی انکی عمر تھی - اور ڈھائی سو برس مین توکسیکو شک نہین ہے	۳۵ سنہ ھ
خبّاب بن ارت عمر ۶۷ برس	یہ پانچ شخصون کے بعد مسلمان ہوے - کفار انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتے تھے کہ یہ اپنے سچے دین سے پھر جائین - ایک مرتبہ گرم پتھر پر دھوپ مین لٹا دیے گئے تھے - یہانتک کہ انکے پیٹھ کا گوشت نکل گیا - اور ایک مرتبہ لوہا گرم کرکے انکے سر پر بھی رکھا گیا مگر یہ اسلام پر ثابت قدم رہے - ایک مرتبہ آگ جلا کر اسپر گھسیٹے گئے تھے - اور بہت دیر تک یہی حال رہا یہانتک کہ انکی پیٹھ کی چربی سے آگ بجھی - حضرت عمر نے جب انکی پیٹھ کھلوا کر دیکھا تو تعجب کیا کہ میٔنے آج تک ایسی پیٹھ کسی کی نہین دیکھی - یہ کوفہ مین رہا کرتے تھے - اور وہین پر انتقال بھی ہوا - انکے جنازہ کی نماز حضرت علی رضہ نے پڑھائی ہے - خبّاب فرمایا کرتے تھے کہ اگر آنحضرت صلعم کا منع نہوتا تو اس زمانہ مین مین اپنے موت کے لیے دعا کرتا -	۳۶ سنہ ھ یا ۳۷

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	وفات
عمار بن یاسر رض عمر ۹۴ برس	انکے باپ اور انکی ماں سمیہ بھی مسلمان تھیں۔ کچھ اوپر تیس آدمی کے بعد یہ اور صہیب بن سنان ایک ہی روز دار ارقم مین مشرف باسلام ہوے۔ سب کے پہلے مکہ مین سات آدمیون نے اسلام کو ظاہر کیا۔ رسول اکرم ابو بکر بلال خباب صہیب عمار بن یاسر۔ اور انکی ماں سمیہ۔ اسیوجہ سے کفار عمار اور یاسر اور سمیہ کو میدان مکہ مین لیجاکر گرم پتھر پر لٹاکر دہوپ مین سخت عذاب کرتے تھے۔ یہ بدر احد خندق وغیرہ لڑائیوں مین شریک تھے۔ انہوں نے سب کے پہلے مدینہ مین مسجد بنائی ہے۔ یعنے آنحضرت صلعم کے واسطے قبا کی مسجد انہیں نے بنائی تھی۔ انکی شان مین ارشاد نبوی یون ہوا تھا کہ جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے خدا دشمنی رکھے۔ اور جو اُنسے بغض رکھے خدا اُس سے بغض رکھے۔ اور فرمایا کہ انکو باغی لوگ قتل کرین گے۔ یہ معجزہ جنگ صفین کے روز ظاہر ہوا کہ صفین کی لڑائی مین حضرت علی کے ساتھ یہ تھے امیر معاویہ کی شامی فوج سے لڑکر شہید ہوے۔ انکی شہادت نے حق ظاہر کر دیا۔	۳۶ھ صفر یا ربیع الاول
ابو موسیٰ اشعری رض	انکا نام عبداللہ بن قیس تھا۔ یہ بڑے عالم صائم الدہر قائم اللیل جلیل القدر صحابی تھے۔ یہ بڑے خوش آواز تھے۔ انکا ایسا خوش آواز دوسرا کوئی قرآن نہین پڑھ سکتا تھا۔ رسول اکرم نے انکا پڑھنا سنکر فرمایا قسم ہے بیشک انکو لحن داؤدی عطا کیا گیا ہے۔ رسول اکرم نے معاذ بن جبل کے ساتھ انکو بھی یمن بھیجا تھا۔ پھر حضرت عمر نے انکو کوفہ اور بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اور برابر اپنے کام پر حضرت علی کے زمانہ تک رہے۔ قضیہ صفین مین یہ احد الحکمین تھے مگر یہ دھوکا کھا گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یون دعا دی تھی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا۔ شعبی تابعی کا قول ہے کہ چھ شخصون سے علم سیکھا جاتا تھا۔ عمر۔ علی۔ ابیّ۔ ابن مسعود۔ زید بن ثابت۔ ابو موسیٰ اشعری۔ اور امت محمدیہ کے قاضی چار شخص تھے۔ حضرت عمر۔ حضرت علی۔ زید بن ثابت۔ ابو موسیٰ اشعری۔ جناب صفوان بن سلیم کا قول[1] ہے کہ عہد نبوت مین چار ہی شخص فتوے دیا کرتے تھے۔ ایک حضرت عمر فاروق۔ دوسرے حضرت علی تیسرے معاذ بن جبل۔ چوتھے ابو موسیٰ اشعری	۴۴ھ ذی الحجہ

[1] یہ قول شاید سہو ہوا ہے کیونکہ الیواقیت مین رسول اکرم کے زمانہ کے مفتیون کے نام یہ ہیں۔ خلفائے اربعہ۔ عبدالرحمن بن عوف۔ ابی۔ ابن مسعود۔ معاذ۔ عمار۔ حذیفہ۔ زید۔ سلمان۔ ابو درداء۔ ابو موسیٰ ۱۲ منہ سلمہ عنہ

تمیم داری رضہ	ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جساسہ کی روایت کی ہے - یہ پہلے نصرانی تھے سنہ ۹ ھ مین مشرف باسلام ہوے - رسول اکرم نے انکو موضع عینون واقع ملک شام دیا تھا - اور اسکی ایک سند بھی لکھدی تھی وہ گانون بیت المقدس کے قریب اجتک موجود ہے - یہ کچھ روز فلسطین مین بھی تھے - اسلام کے بعد مدینہ منورہ مین رہا کرتے تھے مگر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مدینہ طیبہ سے شام کو چلے گئے اور وہین بود و باش اختیار کی - شب کو نوافل اور تہجد بکثرت پڑھا کرتے تھے - سب کے پہلے مسجد مین چراغ انھین نے جلایا - سب کے پہلے بحکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو وعظ انھین نے سنایا - جساسہ کی حدیث مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی مین فاطمہ بنت قیس صحابیہ کی روایت سے مذکور ہے -	سنہ ۴۰ ھ
حسن بن علی رضہ عمر ۴۴ برس یا ۴۷ یا ۴۸	حضرت سیدہ فاطمہ زہرا کے بڑے بیٹے ۱۵ رمضان سنہ ۳ ھ مین پیدا ہوے اور انکے کان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی اور انکا نام حسن رکھا - یہ بڑے حلیم کریم متورع تھے - بعد اپنے والد ماجد کے باوجود اپنی پوری قوت اور دبدبہ و حشمت کے دنیا اور خلافت سے دست بردار ہو کر امیر معاویہ کو خلافت دیدی اور خون ریزی سے مسلمانون کو بچایا - چھ ماہ انھون نے خلافت کی تھی کہ تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا ختم ہو گیا اسیوجہ سے دنیاوی خلافت کو انھون نے پسند نہین کیا - بیس مرتبہ پا پیادہ انھون نے حج کیا اور کئی بار اپنا کل مال راہ خدا مین لٹا دیا باشارۂ یزید انکی بی بی نے انکو زہر دیا - سنہ ۴۱ ھ مین عام الجماعۃ مین انھون نے خلافت ترک کر کے مدینہ کی سکونت اختیار کی -	سنہ ۴۹ ھ یا ۵۰ یا ۵۱
امیر معاویہ رضہ عمر ۷۸ برس	فتح مکہ کے روز یہ مسلمان ہوے - جنگ حنین مین یہ آنحضرت کے ہمراہ تھے - آنحضرت نے انکو ایک سو اونٹ مال غنیمت سے دیا تھا - یہ حضرت کے کاتب اور صاحب سر اور بڑے ذکی الطبع حاضر جواب تھے - بعد یزید بن ابوسفیان کے والی دمشق ہوے حضرت عمر کے زمانہ مین چار برس اور حضرت عثمان کے زمانہ مین بارہ برس اور تقریبا چار برس حضرت علی کے زمانہ مین اور چھ ماہ حسن کی خلافت مین حاکم دمشق وغیرہ رہے - انکا پورا حال مین نے الدرۃ الغالیہ فی مناقب معاویہ مین لکھا ہے - ان سے ابن عباس اور ابوسعید خدری اور ابو درداء اور جریر اور نعمان بن بشیر اور ابن عمر اور ابن زبیر وغیرہ صحابہ نے حدیث روایت کی ہے - حضرت عمر نے انکو ملک شام مین جب دیکھا تو انکو کسرے العرب کا خطاب دیا - یہ رسول اکرم کے کرتہ مین کفنائے گئے جو انکے پاس تھا -	سنہ ۶۰ ھ ۵ - رجب

نام صحابہ رض	حالاتِ مشاہیرِ صحابہ رض	وفات
امام حسین بن علی عمر ۵۶ برس	یہ ابن رسول - جگر گوشۂ بتول ماہ شعبان سنہ ۴ھ میں پیدا ہوے - انکے کان میں بھی آنحضرت نے اذان دی ہے - اور انکا نام حسین رکھا - یہ بڑے تقوی القلب بہادر عالم متقی زاہد اور تارک الدنیا تھے - ۲۵ بار پا پیادہ انھون نے حج بیت اللہ کیا - یزیدیون نے انکے ساتھ جو کچھ سلوک کیا اُسکو ایک عالم جانتا ہے - جو صفحۂ ہستی پر تا قیام قیامت یادگار رہیگا - انکو تقیہ سے سخت نفرت تھی ورنہ ظالمون سے بچنا کچھ دشوار نہ تھا - یہ اپنے بھائی حسن کے دست برداری اور معاویہ کو خلافت دے دینے سے خوش نہ تھے - یزید کی بیعت سے بسبب اُسکے فسق و فجور کے عامۂ مومنین دل سے سخت متنفر اور ناراض تھے - خصوصاً اکابر صحابہ سے ابن عمر - ابن زبیر - عبدالرحمن بن ابو بکر امام حسین - ابن عباس بعد وفات امیر معاویہ کے جب اُسنے بیعت کا اعلان کیا تو انلوگون میں سے امام حسین اور ابن زبیر نے صاف انکار کیا - ابن زبیر مکہ میں خلیفہ ہوگئے - اور امام حسینؑ بطلب اہل عراق و کوفہ باوجود منع کرنے ابن عمر اور ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہم کے کوفہ کو روانہ ہوگئے - اور دشت کربلا میں ۱۰ محرم کو بھوکے پیاسے شہید ہوگئے - امام حسین بڑے ثقہ متدین اور کثیر الصوم والصلوۃ تھے انکا استقلال اور صبر و شجاعت اعلی درجہ کا تھا -	سنہ ۶۱ھ ۱۰ محرم روز جمعہ
ابو ہریرہ عمر ۷۰ برس	یہ فقیہ النفس حافظ احادیث رسول اللہ مفتی الاسلام جلیل القدر عابد اور منکسر مزاج اصحاب صفہ سے تھے - پہلے انکا نام عبد شمس یا عبد الکعبہ تھا - مگر بسبب کنیت کے اصلی نام میں علما کا اختلاف ہے - یہ پہلے مزدوری کرتے اور صرف پیٹ بھر کھانا پاتے اور پہننے کا جوتا انکو ملتا تھا - انکے مزاج میں کچھ خوش طبعی بھی تھی - جب یہ مدینہ کے امیر بجائے مروان مقرر ہوے تھے - اُس زمانہ میں اتفاقاً ایکروز سر پر لکڑی کا بوجھ لیے ہوے بازار میں پہونچے - لوگون سے پکار کر کہنے لگے تم لوگ اپنے امیر اور حاکم کے لیے راستہ کشادہ کرو - ہٹو راستہ دو - یہ کبھی کسی سے کچھ مانگتے نہ تھے - یہ ہر روز بارہ ہزار بار سبحان اللہ والحمد للہ پڑھا کرتے تھے - ایک روایت میں ہے کہ استغفار مذکورہ اسیقدر پڑھتے تھے - خلافت امیر معاویہ میں انکا انتقال ہوا -	سنہ ۵۸ھ

عبداللہ بن عباسؓ عمر ۷۰ برس	یہ ہجرت کے تین برس پہلے پیدا ہوے - انکی تحنیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی - آپ نے انکو سینہ سے لگا کر یہ دعا کیا تھا - اللّٰھم علّمہ الحکمۃ اسکے علاوہ کئی مرتبہ آپ نے انکو دعا دی کہ خداوند انکو تفسیر کا علم دے - یہ بڑے زبردست عالم اور ماہر فقہ و تفسیر و حدیث و مغازی و اشعار عرب و ایام عرب تھے - انکے وفور علم کی وجہ سے انکو ترجمان القرآن - بحر حبر الامۃ کہا کرتے تھے - زیادہ حصہ علم کا انھون نے حضرت عمر و علی و ابی بن کعب سے حاصل کیا - انکا معمول تھا کہ ایک روز لوگون مین بیٹھکر فقط فقہ بیان کرتے تھے - اور دوسرے روز فقط تفسیر قرآن سناتے - اور تیسرے روز حضرت مغازی کا ذکر کرتے - اور چوتھے روز ایام عرب کے گذشتہ واقعات بتلاتے تھے - حضرت علی کے ہمراہ صفین مین شریک رہے - اور انہین کیطرف سے بصرہ کے حاکم و امیر بھی تھے - اخیر مین اپسمین کچھ شکررنجی ہو گئی تھی اس لیے حضرت علی نے انکو معزول کر دیا تھا اخیر عمر مین نابینا ہو گئے تھے - حضرت کے انتقال کے وقت ۱۳ یا پندرہ برس کے یہ تھے - طائف مین انکا مزار ہے - انکا جنازہ محمد بن حنفیہ نے پڑھا -	سنہ ۶۸ھ
عبداللہ بن زبیر عمر تخمیناً ۷۱ برس	یہ اسماء بنت ابوبکر کے بیٹے - اور بعد ہجرت کے اسلام مین سب لڑکون سے پہلے پیدا ہوے - اور سب کے پہلے انکے منھ مین آنحضرت صلعم کا لعاب دہن پہونچا - اور آپ نے انکو پیدا ہوتے ہی بعد ہی فوراً منگوا کر اپنی گود مین لیکر انکی تحنیک کی - اور انکا نام عبداللہ رکھا - یہ اپنی تین صفتون مین جمیل تھے دن بھر روزہ رکھتے رات بھر نماز پڑھا کرتے - اور بڑے قوی شجاعت والے تھے - سات یا آٹھ برس کی عمر مین انکے والد زبیر نے انکو بیعت کے لیے آنحضرت صلعم کی خدمت مین لائے - تو انکو دیکھکر آپ نے تبسم کیا اور انکو بیعت کرا دی - جنگ افریقہ مین جرجیر شاہ افریقہ کو جو ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج لیکر مسلمانون سے لڑنے آیا تھا انھون نے اپنے ہاتھ سے میدان جنگ مین قتل کیا - اور کل اسلامی فوج ۲۰ ہزار تھی - فاتح افریقہ یہی تھے - یزید کی بیعت سے انکو بھی مثل امام حسینؑ کے انکار تھا - حجاج ثقفی انکے قتل کا باعث ہوا - بحالت نماز انکی شہادت ہوئی -	سنہ ۷۳ھ ۱۵ - جمادی الاخرہ
ابوسعید خدریؓ عمر ۸۶ برس	انکا نام سعد بن مالک بن سنان تھا - جنگ احد مین یہ شہید ہوے - انھون نے بکثرت حدیث کی روایت کی ہے اور مدت تک فتوے دیا کیے - یہ بھی اصحاب صفہ سے تھے - ان سے ابن عمر - جابر بن عبداللہ - عامر بن سعد - عمرو بن سلیم - نافع مولی ابن عمر وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے -	سنہ ۷۴ھ

نام صحابہؓ	حالاتِ مشاہیر صحابہؓ	وفات
عبداللہ بن عمر عمر ۸۶- یا ۸۴ برس	یہ ام المومنین حفصہؓ کے حقیقی بھائی تھے - یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن مین مشرف باسلام ہوے - بدر اور احد مین بسبب صغرسنی کے آنحضرت نے انکو شریک نہین کیا - غزوۂ خندق اور غزوۂ موتہ اور جنگِ یرموک اور فتح مصر و افریقہ مین شریک تھے - یہ جملہ صحابہ مین حضرت کے سنت و آثار کے بڑے محافظ و متبع تھے - رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساٹھ برس زندہ رہکر موسم حج وغیرہ مین لوگون کو فتوا دیا کرتے تھے - اور یہ بڑے محتاط اور عابد متقی تھے - دنیا کی طرف بالکل انکا میلان نہ تھا باوجودیکہ اہل شام وغیرہ انکے بہت معتقد اور انکے خلیفہ وقت ہونے کے خواستگار تھے - حضرت کے بعد یہ بکثرت حج کرتے اور صدقہ دیتے تھے - حجاج بن یوسف کے اشارہ سے زہر آلودہ نیزہ انکے پیر مین گڑا یا گیا تھا کئی روز کے بعد انکا انتقال ہوا - جابر بن عبداللہ فرماتے تھے کہ ہم مین سے سواے ابن عمر کے کوئی ایسا نہین ہے جو دنیا کیطرف نہ جھکا ہو -	سنہ ۷۴ھ یا ۷۳
انس بن مالک عمر قریب ۱۰۰ برس	جب سے یہ اسلام لاے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و خدمت مین آپ کے وفات تک برابر رہے - وقت ہجرت کے انکی عمر دس برس کی تھی اور حضرت کے انتقال کے وقت بیس برس کے تھے - انکی گردن مین حجاج ظالم ثقفی نے ذلت کے واسطے مہر کر دی تھی - انھون نے بکثرت حدیث کی روایت کی ہے - حضرت کی دعا کے برکت سے انکو بہت کچھ فروغ ہوا بڑے کثیر الاولاد اور دولتمند تھے - انکے صلب سے اسّی بیٹے اور دو بیٹیان پیدا ہوئین - یہ بڑے تیرانداز تھے کہ انکا نشانہ خطا نہین کرتا تھا - ان سے ابن سیرین اور حمید طویل اور ثابت بنانی اور قتادہ اور حسن بصری اور زہری اور سلیمان تیمی و بقولے امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے - انکی عمر اور سنہ وفات مین مورخین نے بڑا اختلاف کیا ہے بصرہ مین انکا انتقال ہوا - عمر انکی ۱۰۳ یا ۱۱۰ یا ۱۰۷ یا ۹۳ برس کی کہی جاتی ہے - واللہ اعلم بحقیقۃ الامر - **فائدہ** انسؓ نے رسول اکرم کے ساتھ مکہ سے باہر حامہ بن جیم بن لاقیس بن ابلیس کو بصورت بوڑھے آدمی کے دیکھا تھا جسنے عیسیٰ کا سلام آپکو پہونچا کر آپسے قرآن کی دس سورہ سیکھی -	سنہ ۹۳ھ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۰

مختصر حالات ائمہ اربعہ مجتہدین رح

وفات		ولادت
سنہ ۱۵۰ھ	امام ابو حنیفہ رح	سنہ ۸۰ھ

امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ عابد زاہد عالم فاضل صائم الدہر قائم اللیل اور انتہا درجہ کے متقی کابر محدثین کے استاد صوفیہ کے پیشوا فقہا کے رہنما مجتہدین کے شیخ۔ صحابہ کے دیکھنے والے اتقا اہل عصر تھے۔ تیس برس زمانہ صحابہ کا پایا انکے زمانہ مین چار صحابہ بالاتفاق موجود تھے۔ انس رضی اللہ عنہ بن مالک۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفی سہل رضی اللہ عنہ ابن سعد۔ ابو رضی اللہ عنہ الطفیل۔ اور انس کی رویت مین کسیکو شک نہین مگر صحابہ سے روایت حدیث کی کی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ انس سے روایت بھی کی ہے۔ اور حدیث عطا اور نافع اور عبدالرحمن ابن ہرمز اعرج اور عدی بن ثابت اور سلمہ بن کہیل اور ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر) اور قتادہ اور عمرو ابن دینار اور ابو اسحٰق سبیعی اور محارب بن دثار اور محمد بن منکدر اور ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب اور شعبی وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ سے زفر بن ہذیل اور داؤد طائی اور قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی اور اسد بن عمرو۔ اور حسن بن زیاد لؤلؤی اور نوح اور ابو مطیع بلخی وغیرہم نے علم فقہ کو حاصل کیا ہے۔ اور امام صاحب سے وکیع بن جراح اور عبداللہ بن مبارک اور یزید بن ہارون اور سعد بن صلت اور ابو عاصم اور عبدالرزاق بن ہمام صاحب مسند اور عبید اللہ بن موسیٰ اور ابو نعیم اور ابو عبدالرحمن مقری وغیرہم بہت سے خلق اللہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ امام صاحب کی روایت کی پندرہ مسند حدیث کی جمع کی گئی ہین۔ آپ بڑے امام متورع زاہد عابد منکسر مزاج اور بڑے محتاط تھے۔ ہمیشہ تجارت سے بسر اوقات کیا کرتے تھے۔ انسے مناظرہ مین کوئی بڑھ نہیں آتا تھا۔ امام مالک کا قول ہے کہ اگر ابو حنیفہ مجھسے مناظرہ کرتے اور اس ستون کو نصف سونے کا ثابت کرنا چاہتے تو ضرور دلیل سے ثابت کر دیتے۔ اور امام شافعی کا قول ہے کہ فقہ مین سب ابو حنیفہ کے عیال ہین جسکو فقہ مین تبحر کا شوق ہو وہ انکے تلامذہ سے سیکھے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ آپکو فقہ مین ایسا کمال کیونکر پیدا ہوا فرمایا امام محمد کی کتابون سے یحییٰ ابن معین محدث کا قول ہے کہ میرے نزدیک قراۃ حمزۃ قاری کی اور فقہ ابو حنیفہ کی سب سے بہتر ہے میں نے علماء کو اسی پر پایا ہے۔ امام ابو حنیفہ شب کو مطلق نہین سوتے تھے رات بھر نفل مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ پہلے روزانہ پانچ سو رکعت نفل پڑھتے تھے پھر اخیر مین ایک ہزار رکعت پڑھنے لگے تھے۔ اور

گرمی کے دنون مین بعد ظہر کے تھوڑا سا بیٹھکر سو لیا کرتے تھے اور جاڑے کے موسم مین بعد مغرب کے کچھ سو رہتے تھے۔ اور چالیس برس تک برابر عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے اور جس جگہ آپکا انتقال ہوا اس جگہ سات ہزار یا چھ ہزار ختم قرآن شریف کا پڑھا ہے۔ امام شعرانی کا قول ہے کہ تمام مذہبون کے پہلے امام ابوحنیفہ کا مذہب جاری ہوا اور سب کے بعد دنیا سے یہی مذہب اُٹھے گا۔ وکیع بن جراح اور یحییٰ بن سعید قطان امام اعظم کے قول سے فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کل محدثین امام ابوحنیفہ کے شاگردون مین داخل ہین۔

ولادت		وفات
سنہ ٩٣ھ یا ٩٥ یا ٩٦۔	امام مالک رح	سنہ ١٧٩ھ ربیع الاول

امام مالک بن انس الفقیہ الامام شیخ الاسلام۔ امام دار الہجرہ ابوعبداللہ اصبحی مدنی فقیہ محدث صاحب مذہب تھے۔ جب باہر سے مکان کے اندر جاتے تو سوائے قرآن شریف کی تلاوت کے اور کوئی شغل نہ رکھتے تھے۔ انھون نے نو سو شیخ سے علم حاصل کیا ہے جنمین سے تین سو تابعی تھے۔ یہ مدینہ منورہ کی گلیون مین پابرہنہ (ننگے پانوں) پیدل چلا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ عالم کو نچاہیے کہ علم کی بات ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو نہ مانے اور عالم کی اطاعت نکرے کیونکہ اسمین ذلت علم اور توہین ہوتی ہے۔ انھون نے نافع اور زہری۔ وعامر بن عبداللہ وابن منکدر وعبداللہ بن دینار وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے ابن مبارک اور قطان اور ابن مہدی اور ابن وہب اور سعید بن منصور اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری اور یحییٰ اندلسی اور یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ ابومصعب زہری اور ابوحذافہ سہمی وغیرہم نے۔ ہمیشہ امام مالک جنازہ کی نماز اور دیگر نماز کے واسطے مسجد نبوی مین جایا کرتے تھے مگر بعد کو مسجد نبوی کا جانا یکقلم موقوف کر دیا تھا اور پچیس برس تک جماعت وغیرہ کے لیے مسجد مین نہ گئے اسوجہ سے کہ شاید کوئی منکر خلاف شرع بات دیکھون اور اُسے مٹا نہ سکون۔ امام شافعی تیرہ برس کی عمر مین امام مالک کے پاس مدینہ منورہ گئے اور آنسے موطا پڑھا۔

ولادت		وفات
سنہ ١٥٠ھ	امام شافعی رح	سنہ ٢٠٤ھ یکم شعبان

امام شافعی محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید۔ حبر الامۃ عالم قرشی کی تھے۔

انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی ۔ ربیع بن سلیمان کا قول ہے کہ امام شافعی کے دروازے پر تاتِ سواونٹ اُنکے گون کے کھڑے رہا کرتے تھے جو اُنسے پڑھنے آیا کرتے تھے ۔ امام شافعی کا قول ہے اذا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِی ۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ علم اسکا نام نہیں ہے کہ پڑھ لے اور یاد کرلے علم وہی ہے جو نفع دے آپ رات کو تین حصہ کرتے تھے ایک حصہ میں لکھا کرتے تھے اور دوسرے میں نماز پڑھتے اور تیسرے میں سویا کرتے تھے ۔ اور ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے ۔ اور ہمیشہ آپ مہندی کا سُرخ خضاب کیا کرتے تھے ۔ اور کبھی زرد خضاب بھی کرلیا کرتے تھے ۔ اور ہمیشہ بیمار رہا کرتے تھے بواسیر کے عارضہ میں بہت سخت مبتلا تھے ہمیشہ خون جاری رہا کرتا تھا ۔ اور حدیث کے درس کے وقت نیچے طشت رکھا جاتا تھا اُسمیں خون ٹپکتا تھا ۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بدعتی کو میں دیکھوں کہ وہ ہوا پر چلتا ہے تو اُسکو میں نہ مانونگا انکے تیر کا نشانہ بہت ٹھیک تھا کبھی نشانہ میں خطا نہیں ہوتی تھی ۔ یہ اشعار عرب اور لغت اور ایام عرب اور فقہ اور حدیث اور علم نحو میں دستگاہ کامل رکھتے تھے ۔ سوا امام مالک کے اور بھی بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی ہے ۔ اور انسے امام احمد اور حمیدی اور ابو عبید اور بویطی اور ابو ثور اور ربیع مرادی اور زعفرانی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہے ۔ موطا امام مالک کو زبانی یاد کرکے امام مالک کو سنایا تھا اور بیس برس کی عمر میں فتوا دینا شروع کیا تھا ۔ اور امام محمد سے ایک اونٹ کا بوجھا لکھ لیا امام محمد نے انکی ماں سے نکاح بھی کرلیا تھا اور انسے امام محمد سے علمی مناظرہ بھی ہوا ہے ۔ امام شافعی ہر روز ہمیشہ ایک ختم قرآن کا پڑھتے اور رمضان شریف میں ساٹھ ختم پڑھا کرتے تھے ۔ انھوں نے کسی حدیث کی روایت میں خطا نہیں کی ہے ۔

ولادت		وفات
سنہ ۱۶۴ھ ربیع الاول	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱ھ ۱۲ ربیع الاول جمعہ

امام احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد ذہلی شیبانی مروزی بغدادی شیخ الاسلام سید المسلمین دس لاکھ حدیث کے حافظ اور بڑے متبع سنت تھے ۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی انھوں نے سفیان ابن عُیَیْنَہ اور امام ابو یوسف اور ابراہیم بن سعد اور یحییٰ بن ابی زائدہ اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہم سے حدیث سنی ہے اور انسے امام بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ابو زرعہ اور مطین اور عبد اللہ بن احمد

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ابن حنبل اور ابوالقاسم بغوی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ قرن ثانی مین پیدا ہوے اور قرن ثالث مین انتقال فرمایا **فائدہ** قرن اول سنہ ۱۱۰ھ تک اور قرن ثانی سنہ ۱۷۰ھ تک اور قرن ثالث سنہ ۲۲۰ھ تک رہا۔ اِنہی کو خیر القرون کہتے ہین جیسا کہ حضرت شیخ محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات مین اسکی تصریح کی ہے محمد یحییٰ بن معین شیخ المحدثین اور امام احمد اکثر رفیق علم رہے اور ان دونون بزرگون مین آپسمین بڑا اتحاد تھا۔ امام احمد کا قول تھا کہ جس حدیث کو ابن معین نہ پہچانین وہ حدیث ہی نہین ہے۔ امام احمد بن حنبل امام شافعی کے اقوال قدیمہ کے راویون مین سے ہین جیسے ابوثور ابراہیم ابن خالد اور کرابیسی اور زعفرانی تھے۔ اور امام شافعی کے اقوال جدیدہ کے چھ راوی ہین۔ یونس بن عبدالاعلیٰ بویطی۔ ربیع بن سلیمان جیزی۔ مزنی۔ ربیع بن سلیمان مرادی۔ حرملہ۔ انکی تصنیف مسند حدیث کی کتاب حال مین چھپ گئی ہے۔ یہ ہمیشہ رات کو نوافل پڑھتے تھے اور لوگون سے چھپا کر ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور انکا معمول تھا کہ دن اور رات مین تین سو رکعت نفل پڑھتے مگر آخر عمر مین ڈیڑھ سو رکعت پڑھنے لگے تھے۔ انھون نے پانچ حج کیے۔ بوجہ لوگون کے اژدحام و ہجوم کے انکا جنازہ بغداد کے میدان مین لے گئے اور وہین جنازہ کی نماز پڑھی گئی۔ اِنکے جنازہ کی نماز مین آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار مستورات شریک تھین اور بعض روایت مین ہے کہ نمازیون کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ جمع تھے جنکی تعداد دس لاکھ سے زیادہ تھی۔ اور اُس روز بیس ہزار یہودی اور نصاری اور مجوس مشرف باسلام ہوے۔ ایسی کرامت کم لوگون سے ظاہر ہوئی۔

خیر القرون

امام شافعی کے اقوال قدیمہ و جدیدہ کے راوی

امام احمد کی کرامت

مختصر حالات فقہای اربعہ

امام زفر ابوالہذیل زفر بن الہذیل بن قیس بن سلیم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذویب بن جذیمہ بن عمرو بن جنجور بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان عنبری فقیہ حنفی بڑے عالم عابد محدث محتاط امام المسلمین تھے امام اعظم کے شاگرد رشید ہین انکا ایسا صحیح قیاس کسی کا نہین ہوتا تھا۔ اِنکے باپ اصفہان مین رہا کرتے تھے اور یہ سنہ ۱۱۰ھ مین پیدا ہوے۔ یہ امام ابوحنیفہ کے ان دس اصحاب مین سے تھے جنھون نے امام ابوحنیفہ کو کتب فقہ کی تدوین مین مدد دی۔ امام ابوحنیفہ انکی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اصحاب مین سے یہ اقیس ہین۔ آپ امام اعظم کی مجلس مین سب سے

مقدم شمار کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے انکے خطبۂ نکاح مین فرمایا تھا۔ هٰذا زفر امام من ائمة المسلمین وعلم من اعلامهم فی شرفه وحسبه سواے امام ابویوسف کے انکا مثل امام کے اصحاب مین دوسرا کوئی نتھا یہ پہلے محدث تھے۔ **وفات** سنہ ۱۵۸ ہجری ماہ شعبان۔

امام ابویوسف فقیہ العراقین امام علامہ محدث نہامہ قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب کوفی مجتہد فی المذہب اور سب کے پہلے اصول فقہ کے لکھنے والے تھے۔ اور سب کے پہلے اسلام مین قاضی القضاۃ کے لقب سے یہی پکارے گئے۔ انھون نے ہشام بن عروہ اور ابواسحق شیبانی اور سلیمان تیمی اور عطا بن سائب اور سلیمان اعمش اور عبید اللہ بن عمر عمری اور محمد بن اسحق بن یسار اور لیث بن سعد وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور فقہ ابن ابی لیلی اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ اور اُن سے امام محمد بن حسن شیبانی فقیہ اور امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین اور احمد بن منیع اور بشر بن ولید کندی اور علی بن جعد اور علی ابن مسلم طوسی اور عمرو بن ابی عمرو وغیرہ اکابر محدثین وفقہاے کاملین نے حدیث کی روایت کی ہے۔ انکے باپ بہت غریب آدمی تھے۔ امام ابوحنیفہ جو امام ابویوسف کو پڑھاتے تھے مگر اُن کے باپ روکتے تھے اسوجہ سے سو سو روپیہ دیا کرتے تھے کہ تم اپنا خرچ اس سے چلاؤ تاکہ علم دین کے حاصل کرنے مین کوئی امر مانع نہو۔ انکو حدیث اور مغازی اور ایام عرب مین بڑا دخل تھا۔ انکا حافظہ بھی بہت قوی تھا کہ صرف موضوع حدیثین چالیس ہزار انکو یاد تھین۔ اب اسی سے صحیح اور کام کی حدیثون کو قیاس کرنا چاہیے۔ یہ ۱۹ برس امام صاحب کی خدمت مین صبح کو روزانہ حاضر ہوا کرتے تھے مگر کبھی فجر کی نماز فوت نہوئی۔ یہ ہمیشہ دوسو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ انکا قول ہے کہ جو بذریعہ کیمیا کے مال طلب کریگا وہ محتاج رہیگا۔ انکے شاگردون مین سے محمد بن سماعہ و معلی ابن منصور و بشر بن الولید و بشر بن غیاث و خلف بن ایوب و عصام بن یوسف و ہشام بن عبد اللہ و ابو علی رازی و ہلال رائی و علی بن جعد و امام محمد وغیرہم ہین۔ کتاب الخراج کتاب الامالی انکی تصنیف ہے۔ یحیی ابن معین اور علی بن جعد وغیرہ محدثین نے انکو حدیث مین ثقہ مانا ہے۔ **وفات** سنہ ۱۸۲ھ ماہ ربیع الآخر۔

امام محمد بن حسن یہ واسط مین پیدا ہوے اور کوفہ مین نشو ونما پائی۔ امام ابوحنیفہ کے پاس جب فقہ پڑھنے آئے تو امام ابوحنیفہ نے پوچھا کہ تمکو قرآن یاد ہے انھون نے کہا نہین۔ آپنے فرمایا جاؤ پہلے قرآن یاد

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

کرلو پھر میرے پاس آؤ۔ امام محمد چلے گئے۔ اور ایک ہفتہ مین قرآن حفظ کرکے درس مین شریک ہوگئے۔ اور انھون نے حدیث مسعر بن کدام اور سفیان ثوری اور مالک بن دینار اور امام مالک اور اوزاعی اور ربیعہ اور امام ابو یوسف سے پڑھی۔ اور انسے امام شافعی اور ہشام بن عبید اللہ رازی اور ابو عبید قاسم ابن سلام وغیرہم نے۔ امام ابو حنیفہ کا علم امام محمد کی تصانیف سے ظاہر ہوا۔ علوم دینیہ مین امام محمد نے ۹۹۰ نوسو نوّے کتابین تصنیف کی ہین۔ اور انھون نے امام مالک سے کچھ اوپر سات سو حدیثون کی سماعت کی ہے انھون نے دس لاکھ ستر ہزار ایک سو مسئلہ قرآن و حدیث سے استنباط کیا ہے۔ بیس ۲۰ برس کی عمر مین کوفہ کی مسجد مین درس کے لیے بیٹھے۔ اور یہ فقہ حدیث لغت نحو حساب مین بڑے ماہر تھے امام شافعی نے فرمایا کہ خدا کی قسم مین امام محمد ہی کی تصانیف سے فقیہ ہوا ہون امام محمد کی مشہور کتابین یہ ہین۔ مبسوط۔ زیادات۔ جامع صغیر۔ جامع کبیر۔ سیر صغیر۔ سیر کبیر۔ نوادر۔ نوازل۔ رقیات۔ ہارونیات۔ کیسانیات۔ جرجانیات۔ کتاب الآثار۔ موطا۔ امام محمد نے اپنی سیر کبیر کو ساٹھ جلدون مین لکھوا کر ہارون رشید خلیفۂ عباسی کے پاس بھیجدیا تھا جسکو اسنے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور بہت پسند کیا۔ شامی مین ۴۹۱ ج ۵ ہے کہ امام محمد نے حرام حلال کے ضروری مسائل دو لاکھ لکھے ہین **وفات** سنہ ۱۸۹ھ

عدد تصانیف امام محمد ۹۹۰

مشہور کتابین امام محمد کی

حسن بن زیاد لؤلؤی کوفی امام ابو حنیفہ کے شاگرد و دینین بڑے زبردست فقیہ اور امام محمد سے کسیطرح کم نہ تھے بلکہ بعض وقت اپنی تقریر سے امام محمد کو دبا لیا کرتے تھے۔ انھون نے ابن جریج سے بارہ ہزار ایسی حدیثین لکھی ہین جنکی فقہا کو نہایت حاجت ہے۔ اور امام ابو حنیفہ سے بھی بکثرت حدیثون کی روایات حفظ کین۔ بعد تیس ۳۰ برس کے انھون نے فقہ شروع کی اور دس برس تک اسمین مشغول رہے اس عرصہ مین کبھی پیٹھ اپنے بستر پر نہ رکھی اور چالیس برس برابر لوگون کو فتوے دیا کیے۔ ابن اثیر نے ان کو تیسری صدی کا مجدد بتلایا ہے۔ باوجود اسکے محدثین نے انکو متروک الحدیث اور ضعیف کہا ہے۔ انکی تصانیف سے کتاب مجرد اور امالی مشہور ہین۔ محمد بن سماعہ اور محمد بن شجاع ثلجی اور علی رازی اور خصاف کے والد عمرو نے آپسے تلمذ کیا ہے۔ کنیت آپکی ابو علی تھی۔ **وفات** سنہ ۲۰۴ھ

مختصر حالات فقہای متقدمین

داؤد طائی ابو سلیمان کوفی محدث ثقہ زاہد عالم عامل اورع زمانہ تھے۔ ضروری علوم حاصل کرکے

بعد اعمش اور ابن ابی لیلیٰ سے حدیث کو سُنا پھر بیس برس امام ابو حنیفہ کی خدمت مین رہکر فقہ ایسی حاصل کی کہ امام کے اصحاب مین سے کسی کو اُنپر تقدم کا رتبہ نہ تھا۔ صاحبین کا جب کسی مسئلہ مین اختلاف ہوتا تو دونون انکے پاس فیصلہ کو آتے۔ مگر یہ امام ابو یوسف سے بہت ناراض رہا کرتے تھے۔ اور اُنسے اسوجہ سے بات نہ کرتے کہ انھون نے اپنے اُستاد ابو حنیفہ کے خلاف کیا کہ قضا کو قبول کیا۔ اُن سے سفیان ابن عُیینہ نے روایت کی ہے۔ اور انکی روایت کی حدیث نسائی مین موجود ہے اُنھون نے امام ابو حنیفہ سے فیض باطنی کا اکتساب کیا ہے۔ حبیب راعی کی صحبت نے انکو فنا فی اللہ کر دیا۔ اب انکا ذکر صوفیہ کے گروہ مین کیا جاتا ہے۔ **وفات** سنہ ۱۶۰ ہجری

امام لیث بن سعد انھون نے محمد بن شہاب زہری سے بہت علم سیکھا۔ اور امام مالک سے بڑھکر فقیہ تھے۔ عطاء اور نافع وغیرہ سے آپ حدیث کی روایت کرتے تھے اور آپ سے ابن مبارک نے روایت کی ہے۔ آپکی سالانہ پانچ ہزار دینار کی آمدنی تھی مگر آپ پر زکوٰۃ واجب نہوتی تھی۔ آپ حاتم وقت تھے جب تک تین سو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا نہ لیتے آپ کھانا نہ کھاتے۔ آپ حنفی المذہب اور مصر کے قاضی تھے۔ آپ فقیہ النفس حافظ حدیث واشعار عرب بڑے نحوی اور مجود قرآن تھے۔ اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۹۴ھ کی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۷۵ ہجری

حمّاد بن امام ابو حنیفہ یہ بڑے عابد زاہد عالم باعمل فقیہ محدث تھے۔ آپنے والد امام ابو حنیفہؒ سے حدیث وفقہ پڑہی انکو فقہ مین ایسی مہارت تھی کہ اپنے والد ہی کے زمانہ مین فتوا دیا کرتے تھے یہ امام ابو یوسف و امام محمد و زفر و حسن بن زیاد کے طبقہ کے تھے۔ اور تدوین کتب فقہ مین انکے معاون تھے۔ آپ سے آپکے بیٹے اسمٰعیل نے فقہ حاصل کی۔ ابن عدی نے باعتبار حافظہ کے آپکو ضعیف بتلایا ہے۔ آپ بعد قاسم بن معن کے کوفہ کے قاضی بھی مقرر ہوے تھے۔ **وفات** سنہ ۱۷۶ ماہ ذیقعدہ

عافیہ بن یزید ازدی کوفی امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے بڑے فقیہ اور محدث صدوق تھے امام صاحب آپکی بیحد تعظیم وتکریم کرتے اور جب تک آپ سے مشورہ نہ لیتے کوئی مسئلہ نہ لکھواتے تھے انھون نے

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

اعمش اور ہشام بن عروہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ نسائی نے انسے روایت کی ہے۔ مدت تک کوفہ کے قاضی رہے۔ **وفات** سنہ ۱۹۴ ہجری۔

یحیٰی بن زکریا۔ ابو سعید کوفی حافظ احادیث اور فقیہ متدین اور اُن فضلا مین شمار کیے جاتے تھے جنھون نے فقہ و حدیث کو جمع کیا۔ امام ابو حنیفہ کے جو چالیس اصحاب کتب فقہ کی تدوین مین مشغول تھے انھین سے آپ عشرہ متقدمین مین داخل تھے۔ آپ بیس سال تک برابر روزانہ قرآن شریف کا ختم کیا کرتے تھے۔ امام احمد اور ابن معین اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۸۲ھ

اسد بن عمرو بجلی کوفی امام ابو حنیفہ کے اُن چالیس اصحاب مین سے تھے جو فقہ کی تدوین مین مشغول تھے اور عشرہ متقدمین مین مثل امام ابو یوسف اور امام محمد و زفر و داؤد طائی وغیرہ کے شمار کیے جاتے تھے۔ تیس برس امام صاحب کی کتابت کی ہے۔ بعد امام ابو یوسف کے ہارون رشید نے انکو بغداد اور واسط کا قاضی مقرر کیا اور اپنی بیٹی کا خلیفہ ہارون رشید نے انسے نکاح کر دیا تھا۔ آپ سے امام احمد وغیرہ نے حدیث کی روایت کی ہے اور آپ بڑے ثقہ تھے۔ **وفات** سنہ ۱۹۰ ہجری۔

علی بن مُسہر کوفی امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے جامع فقہ و حدیث تھے۔ آپ سے سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ کا علم اور انکی کتب کو اخذ و نقل کیا۔ مدت تک آپ موصل کے قاضی رہے اصحاب صحاح ستہ نے آپ سے تخریج کی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۸۹ ہجری۔

یوسف بن خالد ابو خالد بصری مدت تک امام ابو حنیفہ کی صحبت مین رہکر اکتساب علوم فرمایا انھون نے چالیس ہزار مسائل مشکلہ کا حل امام صاحب سے کیا۔ یہ بڑے عالم فاضل فقیہ مفتی تھے۔ مگر تقریب مین انکو متروک الحدیث لکھا ہے باوجود اسکے ابن ماجہ مین انکی روایت موجود ہے۔ **وفات** سنہ ۱۸۹ھ

عبد اللہ بن ادریس ابو محمد کوفی فقیہ عابد محدث ثقہ امام ابو حنیفہ اور اعمش اور ابن جریج

اور شعبہ سے حدیث کی روایت کی اور آپ سے امام مالک اور ابن مبارک اور امام احمد نے روایت کی ہے۔ آپ کے انتقال کے وقت آپ کی لڑکی نے رونا شروع کیا آپ نے منع کیا اور فرمایا کہ میں نے اس مکان میں چار ہزار بار قرآن کا ختم کیا ہے۔ اصحاب صحاحِ ستہ نے آپکی روایت لی ہے۔ **وفات** سنہ ۱۹۲ ہجری۔

یوسف بن امام ابو یوسفؒ بڑے فقیہ و محدث تھے۔ فقہ و حدیث امام ابو یوسف سے حاصل کی یہ اپنے والد کی حیات میں غربی بغداد کے قاضی ہوئے اور تا وفات قاضی رہے۔ اور ہارون رشید کے حکم سے مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی ہے۔ ماہ رجب بغداد میں انکا انتقال ہوا۔ **وفات** سنہ ۱۹۲ھ

حفص بن غیاث نخعی کوفی عالم محدث ثقہ زاہد تھے۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنکے حق میں امام صاحب نے انتم مسار قلبی وجلاء حزنی[علہ] فرمایا۔ انھوں نے فقہ امام صاحب سے اور حدیث امام ابو یوسف اور سفیان ثوری اور اعمش اور ابن جریج اور ہشام بن عروہ وغیرہم سے حاصل کی۔ اور ان سے امام احمد اور یحیٰی بن معین اور ابن مدینی و یحیٰی قطان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ صحاح ستہ میں انکی حدیثیں موجود ہیں۔ کوفہ اور بغداد میں دار القضا کے متولی رہے۔ **وفات** سنہ ۱۹۴ھ

وکیع یہ فقہ و حدیث کے امام حافظ ثقہ زاہد عابد امام شافعی و امام احمد کے اُستاد تھے۔ فقہ امام ابوحنیفہ سے حاصل کی۔ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ہر رات کو ایک ختم قرآن پڑھتے تھے۔ آپ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوا دیتے اور یحیٰی بن سعید قطان آپ کے قول پر فتوا دیا کرتے تھے **وفات** سنہ ۱۹۷ھ

خالد بن سلیمان یہ امام صاحب کے تلامذہ سے اہل بلخ کے امام تھے۔ یہ اُن امام کے اُن اصحاب سے تھے جنکو امام نے فتوا دینے کی اجازت دی تھی انھوں نے امام صاحب سے حدیث کی روایت کی ہے۔ انکو ابو معاذ خالد بلخی کہتے تھے۔ انکا چوراسی سال کی عمر میں جمعہ کے روز انتقال ہوا۔ **وفات** سنہ ۱۹۹ھ

[علہ] یعنی تم لوگ میرے دل کی خوشی اور میرے غم کے دور کرنے والے ہو ۱۲ منہ

نام	طبقہ تابعین	وفات
علقمہ	بن قیس بن عبد اللہ فقیہ العراق کوفی ابراہیم نخعی کے ماموں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات میں یہ پیدا ہوئے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان اور ابن مسعود اور حضرت علی اور ابو درداء سے حدیث سنی اور قرآن اور فقہ ابن مسعود سے سیکھی یہ بڑے فقیہ اور نہایت خوش آوازی کے ساتھ قرآن شریف پڑھتے تھے۔ آپ سے ابراہیم بن سوید نخعی اور شعبی اور ابو الضحی مسلم بن صبیح نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ امام اور بڑے فقیہ اور زکی الطبع اور جلیل القدر تھے۔ اکثر صحابہ کرام ان سے مسائل پوچھتے اور فتوے لیا کرتے تھے۔	سنہ ۶۲ھ
ابو مسلم خولانی عبد اللہ بن ثوب	ریحانۃ الشام فقیہ عابد زاہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسلمان ہوئے تھے۔ انہیں کو یمن میں اسود عنسی کذاب نے آگ میں چھوڑا تھا کئی روز یہ آگ میں نماز پڑھتے رہے۔ اس کیفیت کو دیکھکر بہت لوگ مسلمان ہوگئے پھر اسنے انکو نکلوا دیا تب انھوں نے مدینہ کی ہجرت کی۔ اور مدینہ میں اسوقت پہونچے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرکے لوگ فارغ ہو بیٹھے تھے اور ابو بکرؓ باجماع صحابہ مہاجرین وانصار خلیفۂ رسول اللہ ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے انکو دیکھکر انسے ابو مسلم خولانی کا حال پوچھا کہ اسود نے انکو آگ میں چھوڑا تھا۔ تو انکا کیا حال ہوا۔ انکے بیان سے انکو معلوم ہوا کہ وہ یہی ہیں۔ اسپر حضرت عمر بہت روئے اور انکو حضرت ابو بکرؓ کے پاس لیگئے	سنہ ۶۲ھ
مسروق	یہ امام ہمدانی کوفی اور بڑے فقیہ نامی اور پہلوان عمرو بن معدیکرب صحابی کے بھانجے تھے۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب سے انھوں نے علم دین حاصل کیا اور انسے ابراہیم اور شعبی اور ابو اسحق وغیرہ نے حدیث سنی۔ انکی کنیت ابو عائشہ تھی یہ قاضی شریح سے بڑھکر طریق افتاء سے واقف تھے اور ہمیشہ قاضی شریح انسے مسائل پوچھتے اور انسے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اور یہ شریح سے استفادہ نہیں کرتے تھے۔ ابو عائشہ مسروقؒ نے حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔	سنہ ۶۳ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
قاضی شُریح	یہ ابو امیہ کندی کوفی فقیہ اور بڑے زیرک تھے۔ انکو حضرت عمر اور حضرت علی نے اپنی اپنی خلافت کے زمانہ مین کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ اور برابر قاضی رہے یہان تک کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ مین عہدۂ قضا سے مستعفی ہوے۔ اُنھون نے حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی ہے اور اُنسے شعبی اور نخعی اور ابن سیرین وغیرہم نے۔ انکی ایک سو بیس برس کی عمر تھی۔	سنہ ۷۸ھ
ابن ابی لیلیٰ	امام ابو عیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری کوفی فقیہ خلافت حضرت عمرؓ مین انکی پیدائش ہے۔ انھون نے حضرت عمرؓ کو موزہ پر مسح کرتے ہوے دیکھا ہے۔ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابن مسعود اور ابوذر وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ حضرت علیؓ کو گالی نہ دینے کی وجہ سے انکو حجاج نے مارا تھا۔ یہ بڑے خداترس اور منصف مزاج تھے۔	سنہ ۸۲ھ
امام زین العابدین	علی بن امام حسین بن امیرالمؤمنین امام المسلمین علی بن ابی طالب ابوالحسن ہاشمی مدنی یہ بڑے فقیہ عابد زاہد صابر حلیم تھے واقعۂ کربلا مین اپنے والد کے ساتھ بیمار تھے۔ خدا نے انکو بقاے نسل کے لیے باقی رکھا تھا۔ انھون نے اپنے والد اور اپنے چچا امام حسن اور عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم سے حدیثین سُنی ہین۔ اور اُنسے امام محمد باقر اور زہری اور یحییٰ بن سعید وغیرہم نے بسبب کثرت عبادت کے انکو زین العابدین کہتے تھے۔ یہ ہمیشہ دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔ اور اسقدر رویا کرتے تھے کہ انکے آنسو نابدان سے بہا کرتے تھے۔	سنہ ۹۴ھ ربیع الاول
ابراہیم تیمی	یہ عالم باعمل محدث فقیہ تھے۔ عمرو بن میمون ازدی سے حدیث سنی ہے اور اُنسے اعمش وغیرہ نے۔ یہ بڑے عابد تھے کہ اکثر عبادت مین ایسا منہمک رہتے تھے۔ کہ بغیر کہاے ہوے دو دو ماہ تک عبادت مین مصروف رہجاتے۔ انکی عمر چالیس برس سے کم تھی۔ حجاج بن یوسف ظالم نے ظلم سے ابراہیم نخعی کے دہوکے مین انکو بھی شہید کیا۔ اُسنے پوچھا تھا کہ تم ابراہیم ہو بیٹے نخعی انھون نے کہا ہان۔ اوسنے نخعی سمجھکر انکو شہید کر ڈالا۔	سنہ ۹۲ھ

عُروہ بن زبیر	عالم المدینہ ابو عبد اللہ قریشی اسدی مدنی رسیر اور حدیث کے حافظ اور شیخ الشیوخ بڑے متبحر عالم تھے۔ اُنہوں نے اپنے والد اور زید بن ثابت اور اُسامہ بن زید اور اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور ان سے انکے بیٹے شیخ المحدثین ہشام بن عُروہ اور زہری اور محمد بن المنکدر اور صالح بن کیسان نے روایت کی ہے۔ زُہری نے انکی تعریف میں کہا ہے کہ یہ ایک بحر مواج ہیں۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور دن بھر قرآن پڑھتے اور رات کو نوافل میں بھی قرآن پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۹۴ھ
ابراہیم نخعی	فقیہ العراق کوفی تابعی تھے۔ اِنھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے ملاقات کی ہے۔ علقمہ اور مسروق اور اسود وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ان سے حماد بن ابو سلیمان فقیہ اور سماک بن حرب اور اعمش وغیرہم نے۔ اِن سے انکے زمانہ کے علما ایسا ڈرتے تھے جیسے عوام بادشاہ سے ڈرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے حجاج کے مرنے کی اِنکو بشارت دی تھی تو یہ مارے خوشی کے رونے لگے اور سجدہ شکر ادا کیا کیونکہ وہ ظالم اور سفاک۔ اور بڑا دلیر اور بے باک تھا۔	سنہ ۹۵ھ
ابو عثمان نہدی	عبد الرحمٰن بصری حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر رویت نصیب نہوئی یہ بڑے جلیل القدر تابعی ہیں۔ اِنھوں نے حضرت عمر اور ابن مسعود اور حذیفہ اور اسامہ وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ان سے قتادہ اور سلیمان تیمی اور خالد الحذار وغیرہم نے۔ یہ سلمان فارسی صحابی کی خدمت میں بارہ برس تک اکتساب فیض کرتے رہے۔ یہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نوافل پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۰۰ھ
ابو صالح	ذکوان مدنی حضرت عثمان کے حصار کے زمانہ میں مدینہ میں تھے یہ اکثر تیل اور گھی وغیرہ بیچنے کو کوفہ جایا کرتے تھے۔ اِنھوں نے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور چند صحابہ سے حدیث سُنی ہے۔ اور ان سے انکے بیٹے سہیل اور اعمش اور زید بن اسلم اور یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث سُنی ہے امام احمد نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ اور بڑے لوگوں سے تھے۔ اعمش نے ان سے ایک ہزار حدیث سُنی ہے۔ یہ حدیث کی روایت میں بہت معتبر مانے گئے ہیں۔ رجال حدیث میں انکا نام بہت دیکھا جاتا ہے۔ یہ بڑے پایہ کے شخص تھے۔	سنہ ۱۰۱ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
عطاء بن یسار	امام ربانی ابو محمد عطاء بن یسار مدنی فقیہ واعظام ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انھون نے زید بن ثابت اور ابو ایوب اور عائشہ صدیقہ اور اسامہ بن زید اور ابوہریرہ وغیرہ اصحاب سے حدیث کو سنا ہے۔ اور انسے زید بن اسلم اور عمرو بن دینار اور صفوان بن سلیم اور ہلال بن ابی میمونہ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ بڑے ثقہ جلیل القدر علم کے معدن تھے۔	سنہ ۱۰۳ھ
مجاہد بن جبیر	ابوالحجاج مکی قاری مفسر کلام اللہ۔ بڑی پایہ کے عالم تھے۔ انھون نے عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمرؓ وغیرہم سے حدیث کو سنا ہے۔ مدت تک ابن عباس کی صحبت مین رہکر تفسیر سیکھا قرآن شریف تین بار ابن عباس کو سنایا اور ہر آیت کے متعلق دریافت کرتے تھے کہ کس مادہ مین اور کیونکر یہ آیت اُتری۔ مجاہد سے ابن کثیر اور ابو عمرو بن علاء نے قرآن پڑھا ہے۔ اور مجاہد سے قتادہ اور عمرو بن دینار اور منصور اور اعمش وغیرہم نے حدیث سُنی ہے۔ مجاہد نے اولاد ابلیس کے یہ نام بتائے ہین۔ لاقیس۔ ولہان۔ ہفاف۔ مرّہ۔ زلنبور۔ بثر۔ ابیض۔ اعور۔ داسم۔	سنہ ۱۰۳ھ
شعبی	ابو عمرو عامر بن شراحیل کوفی علامۃ التابعین حضرت عمرؓ کے زمانہ مین پیدا ہوے۔ اور پانچ سو صحابہ کو دیکھا ہے۔ انھون نے عمران بن حصین اور جریر بن عبداللہ بجلی اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ صدیقہ اور عدی بن حاتم طائی وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور ان سے اسمٰعیل بن ابو خالد اور اعمش اور امام ابوحنیفہؒ اور ابن عون وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے۔ یہ شعبی امام ابوحنیفہ کے اکابر اساتذہ سے ہین۔ یہ بڑے جلیل القدر تابعی فقیہ تھے کہ صحابہ کے زمانہ مین فتوے دیا کرتے تھے۔ لطیفہ شعبی بڑے حاضر جواب تھے کسی نے انسے پوچھا کہ بتلایئے تو ابلیس کی بی بی ہے انھون نے کہا کہ اُسکی شادی مین شریک نہ تھا۔ انھون نے کہا پھر فوراً مجھے یہ آیت یاد پڑ گئی۔ افتتخذونه وذريته اوليآء من دونی مین نے سوچا کہ بغیر زوجہ کے اولاد تو ہوتی نہین اسلئے پھر اُس سے کہا ہان۔ بی بی ہے۔ پھر وہ سائل چلا گیا۔	سنہ ۱۰۴ھ

سالم فقیہ	یہ فقیہ مدنی عبد اللہ بن عمر بن خطاب رض کے بیٹے بڑے عالم باعمل اور عابد زاہد اور محدثون کے اُستاد تھے - انھون نے اپنے باپ ابن عمر اور عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ وغیرہم سے روایت کی ہے - اور انسے عمرو بن دینار اور زہری اور عبید اللہ بن عمرو وغیرہم نے حدیث سُنی ہے -	سنہ ۱۰۶ھ
طاؤس	ابو عبد الرحمن طاؤس بن کیسان یمانی شیخ اہل یمن اور یمنیون کے مفتی بڑے جلیل القدر تابعی تھے - انھون نے زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ اور زید بن ارقم اور ابن عباس وغیرہم سے حدیث سنی ہے اور انسے انکے بیٹے عبد اللہ اور زہری اور ابراہیم بن میسرہ وغیرہ نے - یہ علم وعمل مین بڑے کامل تھے - عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ مین نے طاؤس جیسا کسیکو نہین دیکھا اور عطار نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مین طاؤس کو اہل جنت سے خیال کرتا ہون - یہ حج بہت کیا کرتے تھے - امام شعرانی نے لکھا ہے کہ انھون نے چالیس حج کئے - انکے جنازہ کی نماز مکہ مین ہشام بن عبد الملک نے پڑہی ہے -	سنہ ۱۰۶ھ
سلیمان بن یسار	فقیہ مدنی مجتہد سعید بن مسیب سے زیادہ سمجھدار تھے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس سے حدیث سنی ہے اور انسے عمرو بن دینار اور زہری اور یحیی بن سعید اور صالح بن کیسان وغیرہم نے - جب کوئی مستفتی سعید بن مسیب کے پاس آتا تو آپ فرماتے کہ سلیمان کے پاس جاؤ - امام مالک فرماتے تھے کہ سلیمان سب لوگون کے عالم ہین - یہ بڑے خوبصورت جوان صالح تھے -	سنہ ۱۰۷ھ
محمد بن سیرین	یہ امام ربانی حضرت عمرؓ کے خلافت کے زمانہ مین پیدا ہوے - یہ حضرت انس بن مالک صحابی کے غلام اور تہہ بھی تھے انھون نے ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمرو وغیرہم سے حدیثون کی روایت کی ہے - اور انسے بہت سے علما نے روایت کی ہے - یہ تعبیر خواب مین امام مانے گئے ہین - انکے مزاج مین کچھ مزاح بھی تھا - حسن بصری سے زیادہ یہ اثبت فی الحدیث تھے -	سنہ ۱۱۰ھ
ابن جریج	عبد الملک مکی فقیہ محدث صاحب تصانیف - حدیث مین مجاہد اور عطا اور میمون بن مہران اور نافع اور زہری کے شاگرد اور وکیع بن جراح اور سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ کے اُستاد تھے -	سنہ ۱۱۵ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
حسن بصری	ابو سعید حسن بن یسار سادات تابعین سے علم زہد و ورع عبادت کے جامع اور دیندار عالم تھے۔ انکے باپ زید بن ثابت انصاری صحابی کے غلام تھے۔ اور انکی ماں خیرہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کی لونڈی تھین۔ بسا اوقات خیرہ کسی کام سے جایا کرتی تھین اور یہ روتے تھے توام سلمہ انکو چپ کرانیکی غرض سے اپنے پستان مبارک انکے منہ مین دیدیا کرتی تھین اور یہ برابر چوسا کرتے تھے۔ خدا کا حکم دودھ نکلا اور یہ پل گئے کہتے ہین کہ اسی وجہ سے انسے حکمت کی باتین بہت صادر ہوئین۔ اور اسی دودھ کی برکت سے انکی فصاحت حجاج کی فصاحت سے بڑھی ہوئی تھی۔ بسبب رنجش کے انکے جنازہ مین ابن سیرین شریک نہوے۔	سنہ ۱۱۰ھ
ابو بُردَہ رضو عامر	بن ابو موسیٰ اشعری صحابی امام فقیہ بڑے علامہ فہامہ اور فاضل تکلامہ تھے۔ انھون نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری اور حضرت علی اور زبیر بن عوام اور حذیفہ بن یمان اور عبد اللہ بن سلام اور ابو ہریرہ وغیرہم سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انسے ثابت بنانی اور قتادہ اور ابو اسحاق شیبانی وغیرہم نے حدیث سنی ہے۔ یہ بڑے محتاط تھے۔ کہتے ہین کہ قاضی شریح کے بعد کوفہ کے قاضی بنائے گئے تھے۔	سنہ ۱۰۴ھ
عِکرِمہ	امام علامہ ابو عبد اللہ بربری مدنی ہاشمی ابن عباس کے غلام بڑے زبردست عالم تھے۔ انھون نے ابن عباسؓ اور علیؓ اور عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضو اور عقبہ بن عامر اور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور انسے ایوب اور عاصم احول اور عباد بن منصور اور عبد الرحمن بن سلیمان وغیرہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابن عباس کے زمانہ مین یہ فتوا دیا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر اور شعبی وغیرہ نے انکی اعلم بکتاب اللہ ہونیکی بہت تعریف کی ہے	سنہ ۱۰۷ھ
قاسم بن محمد	بن ابو بکر صدیق رضو مدنی امام جلیل القدر فقیہ محدث اعلم بالسنۃ تھے انھون نے عائشہ صدیقہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور امیر معاویہ وغیرہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انسے زہری اور ابن منکدر اور ربیعۃ الرائے وغیرہم نے روایت کی۔ یحیی بن سعید اور سفیان اور ابن مدینی نے انکی بڑی تعریف کی ہے	سنہ ۱۰۶ھ

وہب بن منبہ	حافظ ابو عبداللہ صنعانی عالم اہل یمن واسع العلم اعلم اہل زمانہ اور بڑے جلیل القدر تابعی تھے۔ انکی پیدائش ۳۴ھ مین ہے۔ انھون نے ابوہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوسعید اور جابر بن عبداللہ وغیرہم سے روایت کی ہے۔ یہ بیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے رہے۔ اہل کتاب کی روایتون کو انھون نے خوب ضبط کیا تھا اور انکو اس سے بڑی دلچسپی تھی۔ صحیحین مین انکی حدیث موجود ہے۔	سنہ ۱۱۴ھ
مکحول شامی	ابوعبداللہ بن ابومسلم ہذلی عالم اہل شام فقیہ حافظ حدیث اور زہری سے زیادہ فقہ مین ماہر تھے۔ انھون نے ابوامامہ باہلی اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک اور محمود بن ربیع وغیرہ سے حدیث سنی۔ اور انسے ایوب بن موسی اور حجاج بن ارطاۃ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ تحصیل علم کے لیے سفر عراق۔ مدینہ۔ شام وغیرہ مین بہت روز رہے۔ انکی زبان مین لکنت تھی کہ قاف کو کاف کر دیا کرتے تھے۔	سنہ ۱۱۳ھ
عطا بن ابی رباح	بڑے جلیل القدر تابعی کی اجلاء فقہاء سے تھے۔ اور بڑے عالم زاہد تھے۔ جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن عباس اور ابن زبیر اور ابوہریرہ وغیرہ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے عمرو بن دینار اور زہری اور قتادہ اور مالک بن دینار اور اعمش اور اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے۔ یہ سب سے زیادہ احکام مناسک جانتے تھے۔ ابن ابی لیلی کا قول ہے کہ عطاء نے ستر حج کئے۔ اور انکی عمر ایک سو برس کی تھی۔ امام ابوحنیفہ نے کہا کہ مینے عطاء سے بڑھکر اچھا عالم کسیکو نہین دیکھا۔ ابن عباس نے لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ عطاء کے ہوتے ہوے میرے پاس کیون آیا کرتے ہو۔ امام محمد باقر نے فرمایا کہ دنیا مین عطاء سے بڑھکر مناسک حج کا جاننے والا کوئی نہین ہے۔ یہ اپنے وقت مین مکہ کے مفتی تھے۔	سنہ ۱۱۵ھ یا ۱۱۴
قتادہ بن دعامہ	ابوالخطاب حافظ علامہ سدوسی بصری مادر زاد نابینا مفسر قرآن اور بڑے قوی الحافظہ تھے۔ انھون نے انس بن مالک اور عبداللہ بن سرجس اور سعید بن المسیب اور ابوالطفیل سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے مسعر بن شیبان اور شعیب بن معمر اور ابوعوانہ وغیرہم نے۔ یہ ایک دفعہ جو سن لیتے تھے پھر کبھی نہ بھولتے۔ یہ نحو۔ لغت۔ ایام عرب۔ انساب کے امام تھے۔ معمر نے زہری سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک قتادہ کو زیادہ علم ہے یا مکحول کو فرمایا قتادہ کو۔ شعبہ نے کہا کہ مینے قتادہ کو ستر حدیثین سنائین سوا چار حدیثون کے سبکو کہا کہ مینے حضرت انس سے سنا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ قتادہ احفظ اہل بصرہ اور اعلم بالتفسیر تھے۔ اور انکی فقاہت اور حافظہ کی بڑی تعریف کی ہے۔ قتادہ نے کسی محدث سے کبھی نہ کہا کہ یہ حدیث مجکو پھر سنا دو۔	سنہ ۱۱۸ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

نام	طبقۂ تابعین	وفات
ثابت بنانی	ابو محمد ثابت بن اسلم بنانی بصری امام حجت بڑے عابد زاہد تھے۔ انھون نے ابن عمر اور عبداللہ بن مغفل اور ابن زبیر اور انس بن مالک وغیرہ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ان سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور جعفر بن سلیمان اور حماد بن زید وغیرہم نے۔ یہ اعبد اہل زمانہ اور قتادہ احفظ اہل عصر تھے۔ یہ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ یہ ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۲۳ھ
زُہری	علم الحفاظ ابو بکر محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب قرشی زہری مدنی امام الحدیث بڑے قوی الحافظہ تھے کہ قرآن شریف باوجود دن کے اور کاروبار کے اسّی رات مین یاد کر ڈالا۔ مکحول نے کہا کہ یہ بڑے زبردست عالم تھے۔ اِنکی پیدائش سنہ ۵۰ھ کی ہے۔ اِنھون نے ابن عمر اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور محمود بن ربیع وغیرہ صحابہ اور کبار تابعین سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ان سے اوزاعی اور معمر اور امام لیث اور امام مالک اور سفیان بن عیینہ وغیرہ نے۔ اِنھون نے ابن عمر سے دو حدیثین سُنی ہین۔ یہ سعید بن مسیب کی خدمت مین آٹھ برس تک رہے۔	سنہ ۱۲۴ھ
عَمرو بن دینار	حافظ الحرم ابو محمد مکی فقیہ حافظ حدیث شعبہ بن حجاج اور دونون سفیان کے حدیث مین شیخ تھے۔ اِنھون نے ابن عباس اور ابن عمر اور جابر بن عبداللہ انصاری اور انس بن مالک سے حدیث سنی ہے۔ اور طاؤس وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ یہ رات کو تین حصہ پر منقسم کرتے ایک حصہ رات مین سوتے اور دوسرے حصہ مین حدیث کا درس دیتے اور تیسرے حصہ مین نوافل پڑھتے تھے۔ اِنکی اسّی برس کی عمر تھی۔	سنہ ۱۲۶ھ
ابو اسحٰق سبیعی	عمرو بن عبداللہ ہمدانی کوفی حافظ حدیث اور بڑے متقی عابد تھے۔ یہ تیسرے دن قرآن ختم کیا کرتے۔ اور صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ انھون نے ۳۸ صحابہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور ان سے اعمش اور شعبہ اور دونون سفیان وغیرہم نے حدیث سُنی ہے۔ یہ بھی مثل عمرو بن دینار اور قتادہ کے امام ابو حنیفہ رح کے حدیث مین اُستاد تھے۔	سنہ ۱۲۷ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

محمد بن منکدر	شیخ الاسلام امام عبداللہ محمد بن منکدر بن عبداللہ قرشی تیمی مدنی سید القراء حافظ حدیث تھے۔ انھوں نے ابوہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور انس وغیرہم سے حدیث سنی ہے۔ انسے شعبہ اور معمر اور دونوں سفیان اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ وغیرہم نے حدیث سنی ہے۔ حمیدی نے لکھا ہے کہ ابن منکدر حافظ تھے۔ اور امام بخاری نے لکھا ہے کہ انھوں نے عائشہ صدیقہ سے بھی روایت کی ہے۔ امام مالک نے کہا کہ محمد بن منکدر سید القراء تھے۔ جب انسے کوئی حدیث پوچھتا تھا تو یہ رو دیا کرتے تھے۔ انھوں نے چالیس برس تک بڑی نفس کشی کی ہے۔	سنہ ۱۳۰ھ
منصور بن زاذان	انھوں نے حضرت انس اور حسن بصری اور ابن سیرین اور عطاء وغیرہم سے روایت کی ہے۔ اور انسے شعبہ اور ابوعوانہ وغیرہم نے۔ یہ بڑے ثقہ صالح عابد وزاہد تھے۔ انکے زمانہ میں انکا ایسا عابد کوئی نہ تھا۔ یہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد سے باقاعدہ عصر تک نوافل میں مشغول رہتے اور عصر سے مغرب تک تسبیح پڑھتے اور بعد مغرب کے نفل میں قرآن شریف پڑھتے تھے۔ انکا حال بیضے تذکرۃ المصلین وتذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے۔	سنہ ۱۳۱ھ
حُمید الطویل	ابوعبیدہ حافظ حدیث محدث ثقہ حضرت انس بن مالک سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انسے شعبہ اور امام مالک اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور حماد وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اور انھوں نے حضرت انس سے کچھ اوپر بیس حدیثوں کی سماعت کی۔ اصمعی کا قول ہے کہ میں نے انکو دیکھا یہ لانبے نہ تھے انکو طویل اسوجہ سے کہتے تھے کہ انکے محلہ میں ایک شخص اسی نام کا قصیر القامت تھا پس فرق کے لیے انکو حمید طویل کہتے تھے۔ یہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے کہ اچانک مرگ مفاجات سے انکا انتقال ہو گیا۔	سنہ ۱۴۲ھ
سُلیمان تیمی	شیخ الاسلام ابوالمعتمر بصری انس بن مالک اور ابوعثمان نہدی اور طاؤس وغیرہم سے حدیث سنی ہے۔ اور انسے شعبہ اور سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور یزید بن ہارون وغیرہم نے حدیث کی سماعت کی ہے۔ یہ چالیس برس تک صوم دہری رکھا کئے ہیں۔ اور برابر اس مدت میں عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کئے۔ انکی عمر ستانوے سال کی تھی۔ یہ بصرہ کے علما اور عُبّاد سے تھے۔ ابن مبارک نے سفیان سے سنا کہ بصریوں میں تین حفاظ تھے سلیمان تیمی۔ عاصم احول۔ داؤد بن ابی ہند۔ یہ عصر سے مغرب تک تسبیح پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۴۳ھ

نام	طبقۂ تابعین	وفات
ہشام بن عُروہ	یہ حضرت زبیر بن عوام کے پوتے روایۂ حدیث اور شیخ المحدثین فقیہ مدنی بڑے جلیل القدر عالم تھے کہ انسے اکابر محدثین و فقہا نے روایت کی ہے انھون نے اپنے چچا عبد اللہ بن زبیر اور اپنے والد عروہ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انسے شعبہ اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور دونون سفیان اور یحیی بن سعید قطان وغیرہم نے۔ یہ حسن بصری اور ابن سیرین کے ہم پایہ تھے۔ عثمان دارمی نے ابن معین سے پوچھا تھا کہ آپ ہشام اور زہری مین کسکو بہت پسند کرتے ہین۔ فرمایا دونون کو۔ اور کسی کو کسی پر فضیلت نہ دی۔	سنہ ۱۴۶ھ
اعمش	ابو محمد سلیمان بن مہران کوفی بڑے ثقہ عالم فاضل حاضر جواب اور زہری کے ہم پایہ تھے۔ انھون نے انس بن مالک صحابی کو دیکھا ہے اور انسے باتین کی ہین مگر حدیث کی سماعت کا اتفاق نہوا۔ اور جو یہ انس سے روایت کرین وہ مرسل ہے کہ ایک راوی درمیان مین اور رہتا ہے۔ ہان البتہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ صحابی سے ایک حدیث سُنی ہے۔ انکے مزاج مین مزاح بہت تھا۔ باوجود اسکے انسے سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج اور حفص بن غیاث وغیرہ اکابر علماء نے روایت کی ہے۔ یہ اپنی مان کے پیٹ مین سات برس رہے۔ انکے قصص و نوادر حکایات بہت ہین۔	سنہ ۱۴۸ھ
	طبقۂ تبع تابعین محدثین	
ابن ابی لیلیٰ	ابو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن امام علامہ مفتی کوفہ اور افقہ اہل دنیا بڑے زبردست قاری تھے کہ انسے حمزہ قاری نے قرآن پڑھا ہے۔ انھون نے شعبی اور عطا اور نافع وغیرہ سے حدیث کی روایت کی ہے اور انسے شعبہ اور دونون سفیان اور وکیع نے حدیث سنی ہے۔	سنہ ۱۴۸ھ
ابن ابی ذئب	محمد مدنی حدیث مین عکرمہ اور شعبہ اور زہری اور نافع کے شاگرد اور ابن مبارک اور یحیی قطان کے استاد تھے۔ یہ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے۔	سنہ ۱۵۹ھ

معمر بصری	ابوعروہ معمر بن راشد ازدی بصری عالم ہین - حدیث مین زہری اور قتادہ اور عمرو بن دینار وغیرہم کے شاگرد - اور دونون سفیان اور ابن مبارک اور عبدالرزاق وغیرہم کے اُستاد تھے - عبدالرزاق محدث نے امام معمر سے دس ہزار حدیثین لکھی ہین - معمر ہی نے سب کے پہلے یمن مین تصنیف کی بنیاد ڈالی ہے - اور معمر نے زہری سے بہت سی حدیثون کی روایت کی ہین -	سنہ ۱۵۳ھ
مسعر بن کدام	امام حافظ ابوسلمہ مسعر بن کدام ہلالی کوفی بڑے عالم زاہد عابد تھے - اِنسے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ قطان وغیرہم نے روایت کی ہے - یہ ہمیشہ شب کو نصف قرآن پڑھکر سویا کرتے تھے - یہ بھی امام ابوحنیفہ سے مستفید ہوئے ہین - اور امام کے درس مین برابر آکر بیٹھا کرتے تھے -	سنہ ۱۵۵ھ
امام اوزاعی	عالم امت شیخ الاسلام امام اہل شام ابوعمر عبدالرحمن اوزاع گاؤن کے رہنے والے بڑے زبردست عالم تھے اِنکا ایسا ملک شام مین دوسرا عالم نہ تھا - اخیر عمر مین بیروت مین رہا کرتے تھے انکی پیدائش سنہ ۸۸ھ کی ہے - اِنھون نے عطا بن ابی رباح اور زہری سے حدیث سنی ہے - اور اِنسے شعبہ اور ثوری اور ابن مبارک اور یحییٰ قطان وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے - اِنھون نے ستر ہزار مسئلے کے جواب دیے ہین یہ رات بھر قرآن کی تلاوت کرتے اور نماز مین مشغول رہا کرتے تھے -	سنہ ۱۵۷ھ
سفیان ثوری	شیخ الاسلام سید الحفاظ ابوعبداللہ سفیان بن سعید ثوری کوفی فقیہ محدث - محارب بن دثار اور اسود بن قیس کے شاگرد - اور ابن مبارک اور یحییٰ قطان اور وکیع وغیرہ کے اُستاد تھے - اِنھون نے جس بات کو دل مین رکھ لیا پھر کبھی بھولے نہین - ابن مبارک نے کہا ہے کہ دنیا مین سفیان سے بڑھکر کوئی عالم نہین ہے - یہ شعبہ سے بڑھکر حدیثون کے حافظ تھے - کہ انکی روایت کی حدیثین تیس ہزار - اور شعبہ کی دس ہی ہزار ہین -	سنہ ۱۶۱ھ
ابراہیم بن طہمان	حافظ حدیث ابوسعید ہروی نیشاپوری خراسان کے بڑے زبردست عالم تھے - اِنھون نے سماک بن حرب اور عمرو بن دینار اور ثابت بنانی سے حدیث سنی ہے - اور ان سے ابن مبارک اور ان کے اساتذہ سے صفوان بن سلیم اور امام ابوحنیفہ نے حدیث کی روایت کی ہے - اِنھون نے آخر عمر مین مکہ معظمہ مین بود و باش اختیار کر لی تھی -	سنہ ۱۶۳ھ

نام	طبقۂ تبع تابعین محدثین رحمہم اللہ	وفات
حمّاد بن سَلَمَہ	شیخ الاسلام امام حافظ ابوسلمہ حماد بن سلمہ بصری نحوی محدث - ابن سیرین اور قتادہ اور سماک بن حرب اور ثابت بُنانی کے حدیث میں شاگرد - اور ابن مبارک اور یحییٰ قطان کے اُستاد تھے - ابن مدینی کا قول ہے کہ یحییٰ بن ضریس کے پاس حماد بن سلمہ کی روایت کی دس ہزار حدیثیں تھین - اور عمرو بن عاصم نے حماد بن سلمہ سے دس ہزار سے زیادہ حدیثین لکھی ہین -	سنہ ۱۶۷ھ
عبد اللہ بن مبارک	یہ شیخ الاسلام فخر المجاہدین امام حافظ علامہ صاحب تصانیف تھے - انھون نے سلیمان تیمی اور عاصم احول اور حمید طویل اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے حدیث سنی ہے - اور ان سے یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے - یہ فقہ حدیث ادب نحو لغت مین کامل استاد تھے - یہ بڑے عابد غازی قائم اللیل تھے - ایک مرتبہ ابن مبارک مکہ سے واپس جاتے تھے - تو سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض نے انکی مشایعت کرکے دور تک پہونچایا اور انکو رخصت کیا - ایک نے کہا کہ یہ اہل مشرق کے فقیہ ہین تو دوسرے نے کہا کہ یہ فقیہ اہل مغرب ہین ابن مبارک فرماتے تھے کہ جب آدمی مین خوبیان زیادہ ہون تو اسکی برائی کا ذکر نہ کیا جائے اور جب برائیان زیادہ ہون تو اسکی خوبیون کا ذکر کیا جائے -	سنہ ۱۸۱ھ
فُضَیل بن عیاض	شیخ الاسلام ابو علی مروزی شیخ الحرم بڑے عابد زاہد تھے - انھون نے منصور بن معتمر اور بیان بن بشر اور عطا بن سائب وغیرہم سے حدیث سُنی اور ان سے ابن مبارک اور یحییٰ قطان اور امام شافعی اور بشر حافی وغیرہم نے - سفیان بن عیینہ نے فضیل کا ہاتھ تعظیماً و تبرکاً دو مرتبہ چوما تھا - یہ کوفہ مین بہت روز تک درس و تدریس مین مشغول تھے - پھر سب چھوڑ کر عبادت مین مشغول ہو گئے - اور مکہ معظمہ مین آکر عبادت الٰہی مین اپنی بقیہ عمر صرف کر دی -	سنہ ۱۸۷ھ
وکیع بن جرّاح	محدث العراق امام حافظ حدیث کوفی ہشام بن عروہ اور اعمش اور ابن جریج اور سفیان کے شاگرد - اور ابن مبارک اور امام احمد اور ابن معین و اسحٰق و ابن ابی شیبہ کے اُستاد تھے - یہ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوے دیا کرتے تھے - اور یہ بڑے عابد صائم الدہر قائم اللیل تھے -	سنہ ۱۹۷ھ

سُفیان بن عُیَینہ	شیخ الاسلام علامہ حافظ محدث حرم ہلالی کوفی - عمرو بن دینار اور زہری اور ابو اسحق اور عبد اللہ بن دینار اور منصور بن معتمر اور عبد الرحمن بن قاسم سے حدیث سنی ہے اور آپ سے اعمش اور ابن جریج اور شعبہ اور ابن مبارک اور شافعی اور امام احمد اور یحیی بن معین اور اسحق بن راہویہ وغیرہ بیشمار مخلوق نے حدیث کی روایت کی ہے - انکو سات ہزار حدیثیں زبانی یاد تھیں - یہ کہتے تھے کہ جسکی عقل مین زیادتی ہوگی اُسکا رزق کم ہو جائیگا - اور علم سے جب تکو نفع نہ ہو تو نقصان ہوگا - اور انھون نے شرح کی ہے - بحکم امام ابو حنیفہ کوفی کی مسجد مین حدیث پڑھانے کے واسطے یہ بیٹھے تھے -	١٩٨ھ
یحیی قطّان	سید الحفاظ ابو سعید تمیمی بصری اپنے زمانہ کے امام تھے - یہ مزاح کرتے نہ ہنستے تھے - یہ بڑے ضعیف القلب تھے کہ جب انکے سامنے قرآن شریف پڑھا جاتا تو گر پڑتے تھے - اکثر انکے چہرہ پر اسوجہ سے چوٹ بھی لگی ہے - یہ بیس برس کامل ہر شب کو ایک ختم قرآن پڑھتے تھے - انھون نے ہشام بن عروہ اور عطا بن سائب اور سلیمان تیمی اور اعمش سے حدیث روایت کی ہے - اور آپسے امام احمد اور یحیی بن معین اور اسحق اور بندار وغیرہم نے - یہ بھی شل وکیع کے امام ابو حنیفہ کے قول پر فتوے دیا کرتے تھے -	١٩٨ھ
یزید بن ہارون	شیخ الاسلام ابو خالد یزید بن ہارون سلمی واسطی اپنے زمانہ کے امام کبیر اور بڑے ثقہ محدث تھے - انھون نے حدیث امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح اور سفیان ثوری اور عاصم احول اور یحیی بن سعید قطان اور سلیمان تیمی سے سُنی اور روایت کی ہے - اور آپسے امام احمد اور یحیی بن معین اور ابن المدینی اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور عبد بن حُمید وغیرہم نے حدیث کی روایت کی ہے - انکا حافظہ بڑا قوی تھا - انکو چوبیس ہزار حدیثین مع اسناد کے یاد تھین - اور علماے شام کی روایت سے بیس ہزار حدیثین یاد رکھتے تھے - یہ بڑے عابد زاہد تھے کہ رات بھر عبادت خدا اور نفل نمازون مین مصروف رہا کرتے تھے - انھون نے ذوق عبادت الٰہی مین رات کا سونا بالکل ترک کر دیا تھا - یہانتک کہ انھون نے عشا کے وضو سے فجر کی نماز تینتالیس برس تک برابر پڑھی ہے - واسکی نسبت ہے شہر واسط کی طرف جو بغداد اور بصرہ کے بیچ مین ہے -	٢٠٦ھ

نام	مختصر حالات مصنفین صحاح ستہ	وفات
امام بخاری	امام الحفاظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل صاحب صحیح سنہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے ابو عیسیٰ ترمذی اور ابن خزیمہ وغیرہم نے اُنسے روایت کی ہے۔ ہزار سے زیادہ اُنکے اُستاد تھے۔ اُنکو لاکھ سے زیادہ صحیح حدیثین اور دو لاکھ غیر صحیح زبانی یاد تھین۔ اُنھون نے اٹھارہ برس کی عمر سے تصنیف شروع کی	سنہ ۲۵۶ھ شب عید الفطر
امام مسلم	حافظ حجت ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری صاحب صحیح امام احمد بن حنبل کے شاگرد۔ اور ترمذی اور ابن خزیمہ اور ابو عوانہ وغیرہم کے اُستاد تھے۔ تین لاکھ حدیثون سے چنکر اُنھون نے صحیح مسلم لکھی ہے جسمین بارہ ہزار حدیثین ہین۔	سنہ ۲۶۱ھ رجب
ابو داؤد	سلیمان بن اشعث سجستانی سید الحفاظ تھے۔ آپسے ترمذی اور نسائی اور ابو عوانہ نے روایت کی ہو۔ اور آپسے اُنکے اُستاد امام احمد بن حنبل نے بھی ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اُنکی سنن کو پسند فرمایا۔ اُنھون نے پانچ لاکھ حدیثون سے چنکر سنن لکھی ہے جسمین ۴ ہزار ۸ سو حدیثین ہین۔	سنہ ۲۷۵ھ شوال یا شعبان
ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ صاحب جامع امام بخاری کے شاگرد اور اُن کے اُستاد بھی تھے۔ یہ مذہب سلف کے بڑے ماہر تھے یہ حافظ ضرب المثل تھے۔ یہ مادرزاد اندھے تھے۔ اور بعض کے نزدیک اکمہ نہ تھے۔	سنہ ۲۷۹ھ رجب
نسائی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب خراسانی حافظ حدیث صاحب سنن تھے۔ یہ شب و روز عبادت کیا کرتے تھے۔ ابن سنی اور ابو القاسم طبرانی وغیرہ اُنکے شاگرد تھے۔	سنہ ۳۰۳ھ شعبان

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

نام	مختصر حالات مشاہیر محدثین رح	وفات
ابن ماجہ	ابوعبداللہ قزوینی صاحب سنن و تفسیر و تاریخ تھے انکی سنن مین چار ہزار حدیثین ہین۔ انکے رجال مین ضعفاء بہت ہین باوجود اسکے یہ کتاب صحاح ستہ مین شمار کی جاتی ہے۔ اور داخل درس ہے۔	سنہ ۲۷۳ھ رمضان
ابوزرعہ	حافظ العصر عبیداللہ رازی بڑے پایہ کے محدث تھے کہ انکے استادون نے بھی انسے روایت کی ہے ترمذی اور نسائی اور ابوعوانہ وغیرہ نے انسے روایت کی ہے۔ ابن ابی شیبہ سے انھون نے ایک لاکھ حدیث لکھی ہے۔ اور ابراہیم بن موسیٰ رازی سے ایک لاکھ۔ اور انکو زبانی ایک لاکھ حدیث یاد تھی۔	سنہ ۲۶۴ھ ذی الحجہ
ابوداؤد	یہ طیالسی بصری ابن شعبہ وغیرہ سے انھون نے روایت کی ہے اور انسے امام احمد و بندار وغیرہ نے۔ انکا حافظہ بڑا قوی تھا اپنی یاد سے انھون نے چالیس ہزار حدیثین لوگون کو لکھوا دین۔	سنہ ۲۰۴ھ
عبدالرزاق	ابن ہمام حمیری صنعانی صاحب مسند عبیداللہ بن عمر اور ابن جریج اور معمر اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ سے انھون نے روایت کی ہے۔ اور انسے امام احمد اور اسحق اور ابن معین نے۔ انکی عمر ۸۵ برس کی تھی۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی	سنہ ۲۱۱ھ شوال
مکی بن ابراہیم	شیخ خراسان امام بخاری اور امام احمد بن حنبل اور ابن معین کے استاد تھے اور حدیث کو امام جعفر صادق اور امام ابوحنیفہ اور ابن جریج سے سنا۔	سنہ ۲۱۵ھ شعبان
حُمیدی	یہ حافظ حدیث فقیہ کی امام بخاری کے استاد اور چھوٹے سفیان اور فضیل بن عیاض کے شاگرد تھے۔ یہ امام الحدیث اور اکابر ائمہ سے تھے۔	سنہ ۲۱۹ھ
ابوبکر بن ابی شیبہ	کوفی حافظ حدیث صاحب مسند و مصنف۔ ابن مبارک اور چھوٹے سفیان کے شاگرد اور ابوزرعہ اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کے استاد تھے	سنہ ۲۳۵ھ محرم الحرام
ابن راہویہ	حافظ حدیث اسحق نیشاپوری حدیث ابن مبارک وغیرہ سے سنی۔ اور امام احمد نے فرمایا کہ اسحق کا مثل عراق مین نہین دیکھا۔ انھون نے زبانی گیارہ ہزار حدیثین لکھوا دین۔	سنہ ۲۳۸ھ ۱۵ شعبان

دارمی	حافظ ابو محمد عبد اللہ تمیمی دارمی سمرقندی صاحب مسند - یہ امام مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم کے حدیث مین استاد تھے-	سنہ ۲۵۵ھ ذی الحجہ
ابو حاتم	حافظ حدیث محمد بن ادریس حنظلی - ابو داؤد نسائی اور ابو عوانہ وغیرہ کے استاد تھے - انھون نے بڑی مشقت و غربت کے ساتھ علم حدیث کو حاصل کیا ہے-	سنہ ۲۷۷ھ شعبان
ابو یعلے	احمد بن علی موصلی حافظ حدیث محدث جزیرہ - صاحب مسند کبیر بڑے دیندار اور امین و حلیم اور صادق القول تھے - انکی بھی ثلاثیات ہین - علی بن جعد اور ابن معین اور یحیی حمانی کے شاگرد اور ابو حاتم بن حبان وغیرہ کے استاد تھے-	سنہ ۳۰۷ھ
طبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبرستان کے رہنے والے اور حافظ حدیث صاحب تصانیف تھے - طبرانی نے ان سے روایت کی ہے - پہلے یہ شافعی المذہب تھے - پھر درجۂ اجتہاد کو پہونچگئے اور علاوہ تاریخ و تفسیر کے اصول و فروع مین انھون نے بہت سی کتابین لکھی ہین - پیدایش کے روز سے وفات تک انکی تصانیف کا روزانہ چودہ ورق حساب کیا گیا ہے-	سنہ ۳۱۰ھ شوال
ابن خُزیمہ	امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ نیشاپوری بخاری و مسلم کے استاد اور ابن راہویہ اور محمود بن غیلان کے شاگرد تھے - انکی تصانیف دو سو چالیس سے زیادہ ہین - انکو حدیث ایسی یاد تھی جیسے لوگونکو قرآن یاد رہتا ہے	سنہ ۳۱۱ھ ذیقعدہ
ابو عوانہ	یعقوب بن اسحق بن ابراہیم شافعی نیشاپوری صاحب صحیح - اکابر محدثین کے استاد تھے - حاکم نے انکی شان مین کہا ہے کہ یہ علمای حدیث مین ثقہ تھے - طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے-	سنہ ۳۱۶ھ
طحاوی	علامہ حافظ حدیث ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ مصری محدث حنفی طبرانی کے استاد - اور قاضی ابو حازم فقیہ حنفی کے شاگرد تھے - پہلے یہ شافعی تھے بعد تحصیل علوم و تکمیل فنون و تحقیق مذاہب کے حنفی ہو گئے - معانی الآثار و احکام القرآن وغیرہ انکی تصنیف ہے-	سنہ ۳۲۱ھ ذیقعدہ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان صاحب تصانیف کثیرہ اور نسائی اور ابویعلی موصلی اور ابن خزیمہ کے شاگرد اور حاکم کے اُستاد اور سمرقند کے قاضی تھے۔ فقیہ اور حافظ حدیث اور ماہر طب ونجوم تھے۔ انکی تصنیف سے مُسند صحیح اور تاریخ اور کتاب الضعفا ہے۔	۳۵۴ھ شوال
طبرانی	حافظ حجۃ ابوالقاسم سلیمان بن احمد ابونعیم کے اُستاد صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ اُنھون نے ایک ہزار سے زیادہ محدثون سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اور انکے اُستادون مین سے ابن مردویہ۔ اور حافظ ابونعیم وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ معجم کبیر۔ معجم اوسط۔ معجم صغیر۔ کتاب معرفۃ الصحابہ۔ وغیرہ انکی معتبر اور عمدہ تصنیف ہے۔	۳۶۰ھ ذیقعدہ
ابن سُنّی	ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق دینوری حافظ حدیث ثقہ صدوق سُنن نسائی کے راوی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی کے شاگرد و مصنف کتاب عمل الیوم واللیلہ تھے	۳۶۴ھ ذی الحجہ
ابوالشیخ	ابومحمد عبداللہ بن محمد انصاری صاحب تصانیف کثیرہ حافظ اصبہان وسیع النظر کثیر العلم ثقہ صدوق صالح جری قوی الحافظہ تھے۔ یہ نوافل بکثرت پڑھا کرتے تھے۔ یہ ابویعلی موصلی کے شاگرد تھے۔ تفسیر اور احکام مین بہت سی کتابین انھون نے لکھی ہین۔	۳۶۹ھ محرم
دارقطنی	حافظ زمان ابوالحسن علی بن عمر شافعی بغدادی اُنھون نے بغداد و بصرہ۔ کوفہ۔ مصر شام وغیرہ بلاد مین تحصیل علم حدیث کی ہے۔ حاکم اور ابونعیم اصبہانی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ انکی سنن حدیث کی معتبر کتاب ہے	۳۸۵ھ ذیقعدہ
ابن مَندہ	محدث العصر امام حافظ ابوعبداللہ محمد اصبہانی اُنھون نے ایک ہزار سات سو محدثون سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اُنھون نے ایک کتاب معرفت صحابہ مین بہت اچھی لکھی ہے۔	۳۹۵ھ ذیقعدہ
حاکم	امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری صاحب مُستدرک حدیث مین ثقہ تھے۔ اُنھون نے دو ہزار محدثین سے حدیثین سنی ہین۔ دارقطنی بیہقی انکے شاگرد تھے	۴۰۵ھ صفر

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ابن مردویہ	علامہ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصفہانی صاحب تفسیر و تاریخ و تصنیف مستخرج بڑے محدث تھے۔	سنہ ۴۱۶ھ رمضان
ابو نُعیم	یہ بڑے نامی اور مستند محدث تھے انکا نام احمد بن عبد اللہ اصفہانی حافظ حدیث اکابر محدثین سے تھے۔ انکی تصانیف سے کتاب حلیۃ الاولیاء بہت مشہور و معتبر ہے۔	سنہ ۴۳۰ھ محرم
بیہقی	شیخ خراسان ابوبکر احمد بن حسین صاحب تصانیف کثیرہ حاکم کے ارشد تلامذہ سے فقیہ محدث شافعی المذہب تھے۔ انکی تصانیف قریب ہزار جلد کے ہیں انکے زمانہ میں انکا ایسا محدث فقیہ شافعیوں میں کوئی نہ تھا۔ انکی شعب الایمان اور دلائل النبوت اور سنن کبیر اور سنن صغیر وغیرہ مستند مانی گئی ہے۔	سنہ ۴۵۸ھ جمادی الاولیٰ
ابن عساکر	حافظ ابو القاسم علی بن حسن دمشقی محدث شام شافعی المذہب۔ صاحب تصانیف کثیرہ تھے انکی تصانیف سے تاریخ دمشق اسّی جلدوں میں ہے انکے جنازہ کی نماز میں سلطان صلاح الدین بھی شریک تھے۔	سنہ ۵۷۱ھ رجب

قرونِ مشاہیرِ فقہای حنفیہ

وفات	تیسری صدی
سنہ ۲۶۱ھ	**خصّاف**۔ ابوبکر احمد بن عمر امام محمد اور حسن بن زیاد کے شاگرد تھے۔ یہ جوتا سیا کرتے تھے انکے تصانیف سے کتاب الحیل۔ کتاب الوصایا۔ کتاب ادب القاضی وغیرہ ہیں۔ اسی تیسری صدی میں محمد بن مقاتل شاگرد امام محمد قاضی رَے اور موسیٰ بن نصر رازی اور ہشام رازی اور علی رازی وغیرہم بھی تھے۔
	چوتھی صدی
سنہ ۳۱۷ھ	**ابوسعید بردعی**۔ مجتہد عصر اور بردع کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے امام ابوحنیفہ کے

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

طحاوی - احمد بن محمد بن سلامہ بڑے فقیہ محدث حنفی المذہب اور مجتہد منتسب تھے۔ شرح معانی الآثار وغیرہ آپ کی تصنیف سے ہے۔ آپ کا ذکر طبقۂ محدثین میں کیا گیا ہے۔	سنہ ۳۲۱ ھ
اسکاف - ابوبکر محمد بن احمد بلخی محمد بن سلمہ کے شاگرد اور ابوجعفر ہندوانی کے استاد اور بڑے جلیل القدر فقیہ تھے۔	سنہ ۳۳۳ ھ
صفار - ابوالقاسم احمد نصیر بن یحییٰ کے شاگرد تھے۔ آپ کانسہ کے برتنوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ اکابر فقہا سے تھے۔	سنہ ۳۳۶ ھ
امام کرخی - ابوالحسن عبید اللہ بن حسین اپنے زمانہ کے امام فقیہ مجتہد فی المسائل تھے۔ آپ نے فقہ ابوسعید بردعی سے پڑھی ہے۔ شرح جامعین آپ کی تصنیف سے ہے۔	سنہ ۳۴۰ ھ
جصاص رازی - ابوبکر احمد بن علی امام زمانہ مجتہد وقت حافظ حدیث تھے۔ آپ مجتہد فی المسائل تھے۔ یہ بڑے پایہ کے فقیہ اور استاد الفقہا تھے۔	سنہ ۳۷۰ ھ
فقیہ ابواللیث - سمرقندی امام الہدیٰ نصر بن محمد فقیہ محدث اور ابوجعفر ہندوانی فقیہ کے شاگرد تھے۔ آپکو امام محمد و وکیع اور ابن مبارک اور امام ابو یوسف کی مصنفہ کتابیں ازبر یاد تھیں۔ آپ مدت العمر میں کبھی جھوٹ نہیں بولے آپکی تصانیف بہت ہیں۔	سنہ ۳۷۳ ھ
فقیہ جرجانی ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ ابوبکر جصاص رازی کے شاگرد اور ابوالحسین قدوری کے استاد تھے۔ انکا قول فتاویٰ میں بہت معتبر مانا جاتا ہے۔	سنہ ۳۹۸ ھ

پانچوین صدی

قدوری ابوالحسین احمد بن محمد فقیہ جید محدث صدوق خطیب بغدادی کے استاد ہیں جنھوں نے آپکی مختصر قدوری کی شرح لکھی ہے۔	سنہ ۴۲۸ ھ
ناطفی ابوالعباس احمد بن محمد ابوعبداللہ جرجانی کے شاگرد بڑے فقیہ محدث تھے واقعات ناطفی انکی تصانیف سے ہے یہ ناطف حلوا بنا کر بیچا کرتے تھے	سنہ ۴۴۶ ھ
شمس الائمہ حلوانی عبدالعزیز بن احمد قصبہ حلوان کے رہنے والے تھے آپ بڑے فقیہ محدث اور مجتہد فی المسائل تھے۔ بعضوں نے بجائے حُلوانی حلوائی پڑھنے کو	سنہ ۴۴۸ ھ

ترجیح دی ہے۔ کیونکہ آپکی والد حلوا بیچا کرتے تھے اسکی پوری تحقیق ہیئے مقدمۂ مفید المفتی میں کی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو وہاں دیکھنا چاہیے	
اسبیجابی احمد بن منصور بڑے فاضل فقیہ اور متبحر عالم اور بڑے مناظر تھے۔ **شمس الائمہ سرخسی** ابو محمد بن احمد بن ابو سہل آپ امام علامہ متکلم مناظر اصولی فقیہ محدث مجتہد فی المسائل تھے اور شمس الائمہ حلوانی کے شاگرد اور برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر کے استاد تھے اکی وفات میں اختلاف ہے۔	سنہ ۴۸۰ھ

چھٹی صدی

صفار: رکن الاسلام ابو اسحق ابراہیم بن اسمٰعیل آپ کانے کے برتن بیچا کرتے تھے اور فخر الدین قاضیخان کے استاد تھے۔	سنہ ۵۳۴ھ
اسبیجابی شیخ الاسلام علی بن محمد بن اسمٰعیل سمرقندی بڑے عالم فاضل اور فقیہ کامل صاحب ہدایہ وغیرہ کے استاد تھے۔	سنہ ۵۳۵ھ
منہاج الشریعۃ۔ محمد بن محمد بن حسین بیہقی صاحب ہدایہ کے استاد تھے ان کے زمانہ میں انکا جیسا علم و فضل میں دوسرا نہ تھا۔	سنہ ۵۳۵ھ
مفتی ثقلین نجم الدین عمر بن محمد نسفی بڑے فقیہ محدث مفسر اصولی متکلم عارف مذاہب صاحب ہدایہ کے استاد تھے۔ آپکو مفتی ثقلین اسواسطے کہتے تھے کہ آپ جن و انس کو پہچانتے اور مسئلے بتایا کرتے تھے۔	سنہ ۵۳۷ھ
شمس الائمہ کردری عبد الغفور بن لقمان بڑے عابد زاہد فقیہ محدث۔ اپنے زمانہ کے امام ابوحنیفہ تھے۔	سنہ ۵۶۲ھ
شمس الائمہ عماد الدین بن شمس الائمہ بکر بن محمد زرنگری بڑے عالم فاضل اپنے وقت کے امام ابوحنیفہ تھے۔ جمال الدین عبید اللہ محبوبی اور شمس الائمہ بکر بن عبد الستار کردری کے استاد تھے۔	سنہ ۵۸۴ھ
قاضیخان فخر الدین حسن بن منصور اوزجند کے رہنے والے بڑے فقیہ دقیق النظر اور	سنہ ۵۹۲ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

مجتہد فی المسائل تھے شمس الائمہ محمد کردری اور نجم الائمہ کے استاد تھے۔ انکی تصحیح دوسرون کی تصحیح پر مقدم ہے۔ انکا فتاوے بہت مشہور ہے۔	
صاحب ہدایہ ابو الحسن برہان الدین علی بن ابوبکر بن عبد الجلیل فرغانی اپنے وقت کے امام مجتہد تھے۔ قاضی خان اور مؤلف محیط اور عتابی وغیرہ نے انکی بزرگی اور تقدم کا اقرار کیا ہے انکا مفصل حال مقدمہ مفید المفتی مین مینے لکھا ہے۔ **اسی صدی مین** برہان الائمہ عبد العزیز اور نجم الائمہ بخاری اور محمود صاحب محیط برہانی اور رکن الائمہ عبد الکریم وغیرہ تھے **ساتوین صدی**	سنہ ۵۹۳ھ
استروشنی محمد بن محمود بڑے عالم فاضل اور اپنے زمانہ مین فقیہ اور مجتہد تھے۔ انھون نے علوم صاحب ہدایہ سے پڑھے۔ انکی فصول استروشنی اور جامع الصغار مشہور ہے۔	سنہ ۶۳۲ھ
ابن شجاع محمد بن عبد الکریم بن عثمان بڑے فقیہ متبحر فروع و اصول مین ید طولی رکھتے تھے	سنہ ۶۷۶ھ
صاحب مختار ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود موصلی بڑے عالم محقق مدقق اصول و فروع مین ید طولی رکھتے ہے۔ متقدمین کے بہت سے فتاوے انکو ازبر یاد تھے انکی مختار متون اربعہ مین داخل ہے۔	سنہ ۶۸۳ھ
صاحب عقائد نسفی محمد بن محمد بن محمد اپنے زمانہ کے امام علامہ فہامہ مفسر محدث فقیہ اصولی متکلم تھے انکی عقائد نسفی کی شرح علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی سنہ ۷۹۱ھ نے لکھی ہے جو آج علما کے درس مین داخل ہے۔ اس شرح پر بہت حواشی لکھے گئے ہین **اسی صدی مین** ابو الفتح جلال الدین محمد بن صاحب ہدایہ اور نظام الدین عمر بن صاحب ہدایہ اور عماد الدین بن صاحب ہدایہ اور نظام الدین مصنف اصول شاشی اور ابو الفتح زین الدین عبد الرحیم بن عماد الدین بن صاحب ہدایہ اور شمس الائمہ محمد بن عبد الستار عمادی کردری اور صاحب قنیہ نجم الدین مختار بن محمود زاہدی معتزلی اور علامہ تورپشتی شہاب الدین اور صاحب فتاوے ظہیریہ ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری اور صاحب مغرب ابو الفتح ناصر خوارزمی حنفی معتزلی اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وغیرہم تھے۔	سنہ ۶۸۶ھ

آٹھوین صدی	وفات
صاحب کنز ابوالبرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری کے شاگرد - اور بڑے علامہ محقق فقیہ مدقق اصولی مفسر تھے - آپ نے تفسیر مدارک کنز الدقائق - منار - وافی - کافی وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین -	سنہ ۷۱۰ھ
صاحب نہایہ حسام الدین حسن سغناقی بڑے فقیہ محدث تھے - صاحب کفایہ سید جلال الدین کرلانی اور صاحب معراج الدرایہ شرح ہدایہ قوام الدین کاکی کے استاد تھے -	سنہ ۷۱۱ھ
طرسوسی عماد الدین علی بن احمد قاضی القضاۃ اور بڑے عالم اور جید حافظ قرآن تھے کہ تراویح مین تین ساعت مین قرآن شریف ختم کرتے تھے - آپ علامہ نجم الدین طرسوسی صاحب فتاوے طرسوسیہ کے والد تھے -	سنہ ۷۳۲ھ
صاحب مضمرات علامہ یوسف بن عمر صوفی جامع حقیقت و شریعت اور شیخ کبیر تھے آپکی تصانیف سے مضمرات شرح قدوری ہے -	سنہ ۷۴۲ھ
زیلعی فقیہ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی - فقہ - نحو - فرائض مین مہارت تامہ رکھتے تھے انکی شرح کنز کی تبیین الحقائق نہایت معتبر ہے - یہ زیلع کے رہنے والے تھے -	سنہ ۷۴۳ھ
صاحب شرح وقایہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعہ احمد اپنے زمانہ کے امام جامع جمیع علوم تھے آپ نے اپنے دادا کی وقایہ کی شرح ایسی عمدہ لکھی ہے جو آج درس مین داخل ہے - آپ ہی نے وقایہ کو مختصر کرکے نقایہ نام رکھا ہے جسکی شرح جامع الرموز ہے - آپکی تصنیف سے تنقیح اور توضیح اور مقدمات اربعہ وغیرہ ہے -	سنہ ۷۴۷ھ
نجم الدین طرسوسی قاضی القضاۃ ابراہیم بن علی طرسوسی قاضی دمشق شہر طرسوس واقع ملک شام کے رہنے والے تھے - فتاوے طرسوسیہ اور انفع الوسائل آپکی تصنیف ہے -	سنہ ۷۵۸ھ
زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ بن یوسف مخرج احادیث ہدایہ اور خلاصہ اور کشاف فن اسماء رجال مین بڑے ماہر تھے - یہ فخر الدین زیلعی فقیہ کے شاگرد تھے - نصب الرایہ لتخریج احادیث ہدایہ انھین کی تصنیف ہے -	سنہ ۷۶۲ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

صاحب عنایہ اکمل الدین محمد بابرتی جامع جمیع علوم تھے۔ آپ سید شریف علی جرجانی کے استاد تھے۔ شرح ہدایہ شرح مشارق شرح تجرید حاشیہ کشاف وغیرہ آپکی تصنیف ہی۔	سنہ ۷۸۶ھ
حدادی ابوبکر بن علی بن محمد مصری بڑے زبردست عالم محقق مفسر فقیہ عابد زاہد صاحب کرامات تھے۔ جوہرہ نیرہ۔ شرح قدوری اور السراج الوہاج۔ شرح قدوری جو آٹھ جلدون مین ہے انھین کی تصنیف ہے۔ آٹھویں صدی مین ابوحنیفہ اتقانی قوام الدین بڑے زبردست عالم محقق مدقق فقیہ حنفی بھی تھے۔ رفع الیدین کے بارہ مین آپ سے اور تقی الدین سبکی شافعی سے بڑی رسالہ بازی ہوئی۔ غایۃ البیان شرح ہدایہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے۔	سنہ ۸۰۰ھ

نویں صدی

سید شریف علی بن محمد جرجانی حنفی بڑے ذہین اور جمیع علوم مین ملکہ کامل خصوصًا معقولات مین ید طولی رکھتے تھے۔ انھون نے علامہ تفتازانی سے مناظرہ کیا تھا۔ انکی تصانیف پچاس سے زیادہ ہین۔ انکی نحو میر صرف میر۔ میر قطبی حاشیہ کشاف وغیرہ مشہور ہے۔	سنہ ۸۱۶ھ
صاحب بزازیہ محمد بن محمد بن شہاب کردری جامع علوم مختلفہ بڑے مناظر اور فقیہ تھے کتاب وجیز کردری جسکو فتاوے بزازیہ کہتے ہین انہین کی تصنیف ہے۔	سنہ ۸۲۷ھ
قاری الہدایہ سراج الدین عمر بن علی بڑے مشہور فقیہ تھے پہلے یہ کپڑے سیا کرتے تھے پھر تحصیل علم مین مشغول ہوکر معقول و منقول مین بڑا کمال پیدا کیا۔ تعلیقات ہدایہ اور فتاوے آپ کی تصنیف سے ہے۔	سنہ ۸۲۹ھ
ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جمیع علوم مین کامل مکمل صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ شہر جونپور متصل مسجد اٹالہ مین انکا مزار ہے۔ تفسیر بحر مواج اور شرح کافیہ اور ارشاد فی النحو اور بدیع البیان اور شرح قصیدہ بانت سعاد آپکی تصنیف سے ہے۔	سنہ ۸۴۸ھ
عینی بدرالدین قاضی القضاۃ محمود بن احمد قصبۂ عینتاب کے رہنے والے بڑے جید فقیہ اور کامل محدث جامع العلوم صاحب تصانیف کثیرہ تھے از انجملہ بنایہ شرح ہدایہ اور عمدۃ القاری شرح بخاری اور رمز الحقائق شرح کنز الدقائق وغیرہ ہے۔	سنہ ۸۵۵ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

متوفی ۱۹۰۹ء

ابوالفتح جونپوری جامع معقول ومنقول تھے انھون نے کئی علماء سے بہت مناظرے کئے۔ دونون بزرگ قاضی عبدالمقتدرؒ صاحب کے شاگرد تھے۔ امیر تیمور کے ہنگامہ مین دونون دہلی سے جون پور مین آبسے۔ انکے گھر مین زربرساتھا۔	سنہ ۸۵۸ھ
ابن ہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد علامۂ مدقق صوفی محقق اور فتح القدیر شرح ہدایہ کے مصنف تھے۔ ابن امیر حاج شمس الدین محمد حلبی آپ کے تلامذۂ ارشد سے تھے۔	سنہ ۸۶۱ھ
ابن امیر حاج شمس الدین محمد حلبی بڑے فاضل محقق اور کامل مدقق جامع علوم سے تھے سورۂ عصر کی ایک عمدہ تفسیر بنام ذخیرۃ الفقر۔ اور حلبۃ المحلی شرح منیۃ المصلی انکی تصنیف ہے	سنہ ۸۷۹ھ
مولانا جامی نورالدین عبدالرحمن بن احمد شہر جام کے رہنے والے اور بڑے نحوی صوفی عالم علامہ فہامہ تھے۔ شرح کافیہ اور نفحات الانس آپکی یادگار ہے۔	سنہ ۸۹۸ھ ۱۸ محرم

دسوین صدی

اخی چلپی علامۂ فقیہ یوسف بن جنید توقاتی جامع فضل وکمال تھے۔ شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبیٰ جو چلپی کے نام سے مشہور ہے۔ انہین کا تصنیف ہے۔	سنہ ۹۰۵ھ
مولانا الہداد جونپوری بڑے علامہ فہامہ فقیہ اصولی تھے۔ ہدایہ اور اصول بزدوی اور تفسیر مدارک اور کافیہ کی شرحین لکھی ہین۔	سنہ ۹۲۳ھ
ابن کمال باشا شمس الدین احمد بن سلیمان رومی فقیہ محدث علامہ فہامہ صاحب تصانیف کثیرہ سیوطی وقت تھے۔ کوئی فن ایسا نہین ہے جسمین انھون نے تصنیف نہ کی ہو۔	سنہ ۹۴۰ھ
صاحب کبیری علامۂ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی محدث فقیہ بڑے زبردست عالم تھے غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی اور کتاب ملتقی الابحر ومجمع الانہر انکی تصنیف ہے۔	سنہ ۹۵۶ھ
علی متقی جون پوری بڑے عالم عامل اور صوفی کامل تھے۔ انکے استاد ابن حجر ہیتمی مفتی مکہ مکرمہ اخیر مین ان کے شاگرد اور انسے مرید ہوگئے تھے۔ انکی تصانیف سو سے زیادہ ہین	سنہ ۹۷۵ھ
کفوی مورخ محمود بن سلیمان جمیع علوم مین کامل تھے۔ انھون نے مشاہیر علمائے حنفیہ کے حالات مین ایک کتاب نہایت ہی عمدہ لکھی ہے جسکا نام اعلام الاخیار ہے۔	سنہ ۹۹۰ھ

اسی صدی میں علامہ برجندی عبد العلی بن محمد فقیہ محدث جامع جمیع علوم شارح مختصر وقایہ اور صاحب تفسیر حسینی ملا حسین کاشفی واعظ اور میر جمال الدین صاحب روضۃ الاحباب اور شیخ زادہ رومی صاحب حاشیہ تفسیر بیضاوی اور میر سید عبد الاول صاحب فیض الباری شرح صحیح بخاری اور علامہ مولی محمد برکلی رومی صاحب طریقہ محمدیہ وغیرہم بھی تھے۔

گیارہویں صدی

عبد الوہاب متقی یہ بھی اپنے پیر مرشد اور استاد شیخ علی متقی جونپوری کیطرح عالم فاضل کامل تھے۔ یہ اپنے شیخ کی خدمت میں بارہ برس کامل رہکر اُنکے وصال کے بعد اُنکے خلیفہ اور جانشین ہوئے اور ۲۶ چھبیس برس مکہ معظمہ میں تعلیم و تلقین کرتے رہے	سنہ ۱۰۰۱ھ
تمرتاشی محمد بن عبد الصمد صاحب بحر الرائق کے شاگرد۔ اور تنویر الابصار کے مصنف تھے۔	سنہ ۱۰۰۴ھ
ابن نجیم مصری سراج الدین عمر بن ابراہیم بن محمد حنفی نہر الفائق شرح کنز الدقائق کے مصنف اور اپنے بھائی صاحب بحر الرائق کے شاگرد تھے۔ یہ بڑے فقیہ اور علوم شرعیہ میں کامل استاد تھے۔	سنہ ۱۰۰۵ھ
ملا علی قاری بن سلطان محمد حنفی ہروی ہرات کے رہنے والے۔ احمد بن حجر ہیتمی شافعی مکی اور قطب الدین حنفی مکی کے شاگرد۔ اور بڑے جلیل القدر فقیہ محدث اور دقیق النظر مصنف تھے آپکی تصانیف سے پچاسوں کتابیں ہیں۔ از انجملہ مرقات شرح مشکوۃ و شرح فقہ اکبر وغیرہ ہیں۔	سنہ ۱۰۱۴ھ
شیخ دہلوی ابو المجد عبد الحق بن سیف الدین بخاری دہلوی بڑے نامی محدث فقیہ مورخ فخر ہندوستان جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ ہندوستان میں پہلے پہل آپ ہی نے علم حدیث کا رواج دیا۔ آپ نے عالم ہونیکے بعد قرآن شریف یاد کیا۔ فن حدیث کو آپنے شیخ عبد الوہاب متقی سے حاصل کیا۔ آپ کے تصانیف کی بہت مشہور یہ کتابیں ہیں۔ لمعات۔ اشعۃ اللمعات۔ شرح سفر السعادت۔ مدارج النبوۃ۔ اخبار الاخیار۔ جذب القلوب فتح المنان۔ ما ثبت بالسنہ۔ تکمیل الایمان۔ مرج البحرین۔	سنہ ۱۰۵۲ھ
ملا محمود جونپوری ہند کے نامی علماء سے جامع جمیع علوم ادیب اریب تھے۔ سترہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر مسند افادت پر متمکن ہوئے۔ کتاب شمس بازغہ ایسی کتاب لکھی ہے	سنہ ۱۰۶۲ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

کرچکے برابر علم حکمت میں آج تک کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی - اِس پر اکابر علماء نے حواشی لکھے ہیں - علم معانی بیان میں الفوائد بھی آپنے بہت ہی بے نظیر لکھی ہے -	
مُلّا افضل جونپوری علوم عقلیہ ونقلیہ میں اُستاد کامل تھے - ملا محمود جونپوری کے انتقال کے بعد انکو ایسا غم لاحق ہوا کہ چالیس روز تک تبسم نہ کیا اور اسی غم میں انتقال کرگئے -	سنہ ۱۰۶۲ھ
ملا کاتب چلپی مصطفے بن عبداللہ رومی جامع معقول ومنقول صاحب تصانیف کثیرہ تھے ہمیشہ درس وتدریس میں مشغول رہا کئے - انکی کشف الظنون عمدہ کتاب ہے - جسمیں تمام کتب اسلامی کے مصنفوں کے نام اور سنہ وفات وغیرہ لکھے ہیں -	سنہ ۱۰۶۷ھ
شُرنبلالی ابو الاخلاص حسن بن عمار مصری مفتی مصر فقیہ جید صاحب فتاوے کثیرہ محقق عالم اور سید احمد حموی کے اُستاد تھے - یہ شہر شُرنبُولہ کے رہنے والے تھے انکی تصانیف سے مراقی الفلاح - نور الایضاح وغیرہ ہے	سنہ ۱۰۶۹ھ
زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم مصری بڑے نامی محقق فقیہ تھے انکی تصانیف سے کتاب بحر الرائق اور اشباہ اور فتح الغفار شرح المنار - اور حاشیہ ہدایہ اخیرین - اور حاشیہ جامع الفصولین - وفتاوے وغیرہ ہیں - آپ کے شاگردوں میں سے عمر بن نجیم صاحب نہر فائق اور محمد غزی صاحب تنویر الابصار بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں -	سنہ ۱۰۷۰ھ
علامہ رملی خیر الدین بن احمد شہر رملہ کے رہنے والے - بڑے جید فقیہ محدث مفسر منطقی نحوی صوفی تھے - انکا فتاوے مشہور اور بہت معتبر ہے - جو مصر میں کئی جلدوں میں چھپا ہے انھوں نے منح الغفار اور عینی شرح کنز اور اشباہ اور جامع الفصولین اور بحر رائق پر عمدہ حواشی لکھے ہیں - یہ صاحب تصانیف کثیرہ اور جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے -	سنہ ۱۰۸۱ھ
صاحب درمختار محمد بن علی حصکفی - حصن کیفا کے رہنے والے - فقیہ محدث جامع جمیع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے - درمختار - شرح ملتقی الابحر - شرح منار - شرح قطر - حاشیہ صحیح بخاری - حاشیہ تفسیر بیضاوی وغیرہ انکی تصنیفات سے ہیں - اسی صدی میں حضرت خواجہ باقی باللہ محمد باقی نقشبندی - اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی - اور مولانا حیدر کاشمیری اور قاضی محمد اسلم والد میرزاہد منطقی -	سنہ ۱۰۸۸ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

اور ملا عبد الحکیم منطقی سیالکوٹی اور محشی بیضاوی علامہ احمد خفاجی اور شیخ نور الحق بن شیخ
دہلوی مصنف تیسیر القاری شرح بخاری اور شیخ محمد معصوم بن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی
وغیرہم بھی گزرے ہیں۔

بارھوین صدی

سنہ ۱۱۳۰ھ ملا جیون شیخ احمد صدیقی امیٹھوی فقیہ محدث اصولی اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے
اُستاد تھے۔ سات برس کی عمر مین آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ اور اکیس سال کی عمر
مین تفسیر احمدی اور اٹھاون سال کی عمر مین مدینہ منورہ مین نور الانوار تصنیف کی۔

سنہ ۱۱۷۶ھ شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم فاروقی دہلوی بڑے فقیہ مفسر محدث صوفی کامل
مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کے والد و مرشد تھے۔ آپکا طرز تصنیف فقہاسی محدثین کی روش
پر تھا۔ بیس سے زیادہ آپکی تصنیف ہے۔ از انجملہ حجۃ اللہ البالغہ۔ ازالۃ الخفاء۔ مصفی شرح موطا
فارسی۔ مسوی شرح موطا عربی۔ قول الجمیل۔ فوز الکبیر۔ عقد الجید۔ انصاف۔ الطاف القدس
فتح الرحمن ترجمہ فارسی قرآن وغیرہ وغیرہ ہے۔ اسی صدی مین صاحب مناظرہ رشیدیہ
شمس الحق عبد الرشید جونپوری درویش کامل مکمل اور میرزا مظہر جان جانان شہید اور حسّان الہند
غلام علی آزاد بلگرامی صاحب سبحۃ المرجان وغیرہم بھی تھے۔

تیرھوین صدی

سنہ ۱۲۲۵ھ بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی جامع علوم عقلیہ و نقلیہ۔ سترہ سال کی عمر مین جملہ
علوم سے فارغ ہوکر تالیف و تدریس مین مشغول ہوئے۔ آپکی تصنیفات سے شرح سُلّم
شرح مسلم الثبوت۔ شرح مواقف۔ حاشیہ میرزاہد۔ رسالہ ارکان اربعہ۔ شرح مثنوی
مولانا جلال الدین رومی۔ وغیرہ ہین۔ مدراس مین آپکا انتقال ہوا۔

سنہ ۱۲۳۹ھ شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ دہلوی بڑے ادیب اور فقیہ محدث مفسر تھے۔
آپ کا اُردو ترجمہ قرآن مجید کا نہایت مفید ہے۔ بعضون نے کہا ہے کہ راہ نجات آپ ہی نے لکھی

مولانا شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی محدث مفسر حافظ احادیث شیخ وقت۔ بقیۃ السلف حجۃ الخلف جامع جمیع علوم تھے۔ علم تعبیر رؤیا اور وعظ گوئی مین آپ یکتائے زمانہ تھے۔ آخیر عمر مین آپ آنکھوں سے معذور ہوگئے تھے۔ نوّے برس کی عمر مین آپ کا انتقال ہوا۔ تحفہ اثنا عشریہ اور فتح العزیز اور فتاوا آپکی تصنیف ہے	سنہ ۱۲۳۹ھ
شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ فقیہ محدث مفسر عابد زاہد اور بڑے صادق الفراست اور اپنے بھائی مولانا شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے۔ آپکی تفسیر موضح القرآن چھپ گئی ہے۔	سنہ ۱۲۴۲ھ
طحطاوی علامہ سید احمد فقیہ مفتی مصر مصنف حاشیۂ درمختار۔ بڑے محقق تھے انکے حاشیہ سے بہت کچھ علامہ شامی نے برمز ط اپنے حاشیۂ درمختار مین نقل کیا ہے۔	سنہ ۱۲۴۳ھ
شاہ ابوسعید فقہ وحدیث وتفسیر مین یگانۂ آفاق تھے۔ مفتی شرف الدین اور مولانا شاہ رفیع الدین اور مولانا شاہ عبدالعزیز کے شاگرد اور شاہ غلام علی کے خلیفہ تھے۔ آپنے حج سے مراجعت فرماکر ٹونک مین انتقال کیا۔ بعد نماز جنازہ آپکے صاحبزادہ حضرت شاہ عبدالغنی نے آپکی نعش کو صندوق مین رکھکر دہلی لے گئے چالیسوین روز وہان پہونچکر شاہ غلام علی اور حضرت میرزا مظہر جان جانان کے پہلو مین دفن کیا۔	سنہ ۱۲۵۰ھ
شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی شاہ ابوسعید کے خالہ زاد بھائی اور شاہ عبدالعزیز کے شاگرد۔ اور شاہ غلام علی کے خلیفہ اور تفسیر رؤفی کے مصنف تھے۔	سنہ ۱۲۵۳ھ
شامی حافظ سید محمد امین (ابن عابدین) علامہ فقیہ اصولی جامع جمیع علوم اور صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ انھون نے درمختار کا حاشیہ بڑی تحقیق سے لکھا ہے۔	سنہ ۱۲۵۲ھ
شاہ اسحٰق دہلوی مولانا شاہ عبدالعزیز کے نواسہ اور شاگرد۔ بڑے محدث فقیہ صاحب فتوے تھے۔ مولانا نواب محمد قطب الدین خان محدث مصنف مظاہر حق آپ ہی کے شاگرد رشید تھے۔ آپ سے اکابر علماے ہند نے حدیث پڑھی ہے۔	سنہ ۱۲۶۲ھ
شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید فقیہ محدث مفسر حافظ قرآن جامع شریعت وطریقت تھے۔ علوم رسمیہ مولانا فضل امام اور مفتی شرف الدین سے۔ اور حدیث مولانا رشید الدین شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز سے پڑھی۔ آپ شاہ غلام علی کے خلیفہ تھے۔	سنہ ۱۲۷۷ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

	آپ بعد وفات اپنے والد کے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اور وہین انتقال فرمایا۔
سنہ ۱۲۷۸ھ	**علامہ خیرآبادی** مولانا حافظ فضل حق بن مولانا فضل امام فاروقی فقیہ اصولی محدث ادیب لغوی اپنے وقت کے شیخ الرئیس تھے۔ کل علوم اپنے والد سے۔ اورحدیث مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی سے پڑہی۔ آپنے چار ماہ مین قرآن شریف حفظ کیا۔ آپ بڑے ادیب تھے۔ آپکے اشعار چار ہزار ہین۔ آپکے تصانیف سے حاشیہ اُفق المبین اور حاشیہ قاضی اور ہدیہ سعیدیہ وغیرہ ہین۔
سنہ ۱۲۸۰ھ	**مولانا تراب علی** ابوالبرکات رکن الدین لکہنوی بڑے نامی عالم عامل فاضل کامل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ۔ صاحب تصانیف جلیلہ مفیدہ تھے۔
سنہ ۱۲۸۵ھ	**مفتی صدرالدین** خان صدر صدور دہلوی جملہ علوم مین ید طولیٰ رکہتے تھے۔ علم فقہ اور حدیث کو مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی اور آنکے بھائیون سے۔ اور معقولات وغیرہ کو مولانا فضل امام خیرآبادی سے پڑہا۔ ہمیشہ تدریس اورافتاء مین آپ مصروف رہتے تھے
سنہ ۱۲۸۵ھ	**مولانا عبدالحلیم** لکہنوی جامع جمیع علوم ومصنف تصانیف کثیرہ حافظ قرآن تھے۔ علوم آپنے مولانا ظہور اللہ اور مفتی محمد اصغر اور مفتی محمد یوسف سے پڑہے۔ اور حدیث کی سند شاہ عبدالغنی مجددی اور شیخ جمال مکی مفتی حنفیہ اور احمد دحلان مفتی شافعیہ سے تھی۔
سنہ ۱۲۸۶ھ	**مفتی محمد یوسف** بن مفتی محمد اصغر لکہنوی جامع جمیع علوم۔ بڑے عابد مرتاض۔ صاحب مکاشفہ تھے۔ آپ جونپور کے مدرسہ حنفیہ مین مدرس رہے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستہ مین بیمار ہوئے اور مدینہ منورہ پہونچکر انتقال فرمایا۔
سنہ ۱۲۸۹ھ	**نواب محمد قطب الدین خان** حنفی فقیہ محدث مفسر شاہ اسحق صاحب کے شاگرد اور بڑے نامی عالم مصنف مظاہر حق۔ وجامع التفاسیر وغیرہ تھے
سنہ ۱۲۹۳ھ	**مفتی سعد اللہ** مرادآبادی بڑے معقولی منقولی تھے۔ کتب درسیہ مفتی صدرالدین خان اور مولانا محمد اشرف اور مولانا حسن علی محدث سے پڑہی ہے۔
سنہ ۱۲۹۶ھ	**شاہ عبدالغنی** بن شاہ ابوسعید۔ مفسر محدث فقیہ حافظ قرآن۔ صاحب باطن۔ شیخ طریقت حامی شریعت تھے۔ آپنے مولانا مخصوص اللہ بن مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی۔ اور مولانا

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

	شاہ اسحٰق دہلوی اور شیخ محمد عابد سندہی سے حدیث پڑہی ہے اور آپسے اکابر علمار نے حدیث پڑہی ہے۔ ازانجملہ جناب مولانا حافظ شاہ محمد عبد الحق الٰہ آبادی کی اُستاد مؤلف ہیں حضرت شاہ عبد الغنی قدس سرہ کی تصنیف سے انجاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ ہے۔
سنہ ۱۲۹۷ھ	مولانا محمد قاسم بن شیخ اسد علی نانوتوی علامہ فہامہ مناظر حسن التقریر ذکی الطبع جفاکش عالی ہمت حاضر جواب۔ دیوبند کے مدرسہ کے بانی و سرپرست تھے۔ کتب درسیہ مولانا مملوک العلی سے اور حدیث مولانا شاہ عبد الغنی سے پڑہی تھی۔ اور آپ کل کتب درسیہ بے تکلف پڑہایا کرتے تھے۔ آپ بڑے مباحث تھے۔ پادری تاراچند اور پنڈت دیانند کو مباحثہ کے وقت لاجواب کرکے ذلیل کر دیا تھا۔ آپکے تلامذہ اب اساتذہ ہیں۔
سنہ ۱۲۹۷ھ	مولانا احمد علی محدث سہارنپوری حافظ قرآن فقیہ محدث بڑے بزرگ اور کامل عالم تھے۔ صحیح بخاری پر عمدہ عمدہ حواشی چڑہا کر اپنے مطبع احمدی میں چھاپ دی تھی جس سے مذہب حنفی کی خوب تائید ہوتی ہے۔ اُسی کی نقل کئی بار چھپ چکی ہے۔ حدیث آپ نے حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی سے پڑہی تھی۔
سنہ ۱۲۹۰ھ	مولانا کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری۔ قاری ہفت قرارت۔ خوشخلق خوش نویس ہفت قلم فقیہ محدث عابد زاہد۔ واعظ ہادی۔ مرشد کامل۔ عالم عامل۔ صاحب کشف و کرامات۔ عارف باللہ جامع شریعت و طریقت۔ قامع بدعت۔ متبع سنت۔ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ آپنے ابتدائی علوم اپنے زمانہ کے علمار سے پڑہکر پھر مولانا احمد علی منطقی چریاکوٹی سے معقولات اور ادب وغیرہ پڑہا ہے۔ آپنے خلق اللہ کی ہدایت میں بڑی بڑی کوششیں کی ہیں۔ اور جابجا جمعہ و جماعت قائم کی ہے۔ اور ۱۸ برس ہند و بنگال میں وعظ اور نصیحت اور تعلیم سلوک۔ بیعت و تلقین میں مشغول رہے۔ آپ حضرت سید احمد بریلوی شہید کے خلیفہ تھے۔ اور آپ چاروں طریقوں میں بیعت کراتے تھے۔ آپکا اکابر خلفار میں سے مولوی سید محمد شاہ محدث رامپوری اور مولوی محمد عبد القادر جونپوری وغیرہما زندہ موجود ہیں۔ اور ملک بنگال میں آپ کے خلفار بکثرت ماشاراللہ موجود ہیں۔ آپ کے تصانیف سے مفتاح الجنۃ۔ زینۃ المصلی۔ زینۃ القاری۔ مخارج الحروف۔ شرح جزری۔

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ترجمہ مشکوٰۃ اُردو - ترجمہ شمائل ترمذی اُردو - کوکب دُرّی اُردو لغات قرآن - تنزکیۃ النسوان - ملخص براہین قطعیہ - مکاشفات رحمت - استقامت - رسالۂ بیعت - نور الہدیٰ - فیض عام - دعوات مسنونہ زاد التقویٰ - نور علیٰ نور - حجت قاطعہ - احقاق الحق - فیصلہ - قول الثابت - وغیرہ وغیرہ ہین -

ذکر مولانا حافظ شاہ عبد الحق

آپنے جمیع علوم رسمیہ مولانا تراب علی لکھنوی سے پڑہے ہین - اور حدیث نواب قطب الدین خان اورحضرت شاہ عبد الغنی سے پڑہی ہے - آپ شاہ عبد الغنی کے خلیفہ جامع شریعت وطریقت صاحب کشف وکرامات اور بڑے متبع سنت ہین - پچاس برس سے آپ مکہ معظمہ مین ریاضت ومجاہدت اور خدمت حدیث وتائید مذہب حنفی مین شب وروز سرگرم - اور شغل تالیف وتدریس مین مشغول ہین - آپنے تفسیر مدارک پر اکلیل نام کا چار جلدون مین نہایت عمدہ حاشیہ لکہا ہے - اِسکے علاوہ بہت سے رسالے آپنے لکھے ہین - اِسوقت تک آپ مجرد اور محض متوکل - اور مکہ مکرمہ مین شیخ الدلائل ہین - راقم الحروف نے آپ سے بہت کچھ استفادہ واستفاضہ کیا ہے - راقم الحروف کی تصانیف آپ ہی کی برکت وفیض سے ہین -

خاتمہ در ذکر بعض مشاہیر مذاہب دیگر

امام غزالی حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد فقیہ شافعی طوس کے رہنے والے بڑے زبردست عالم صوفی صاحب کشف وکرامات تھے اِنکی ولادت سنہ ۴۵۰ھ کی ہے - مدت تک جمیع علوم پڑہاتے رہے پھر آخر عمر مین سب چھوڑ کر یاد آلہی مین مشغول ہوگئے - امام غزالی رح ابو المعالی امام الحرمین جوینی کے شاگرد تھے - وفات سنہ ۵۰۵ھ

زمخشری - ابو القاسم محمود بن عمر خوارزمی زمخشر کے رہنے والے حنفی المذہب معتزلی العقیدۃ تفسیر حدیث نحو لغت علم بیان مین امام مسلم الثبوت تھے - بماہ رجب سنہ ۴۶۷ھ مین پیدا ہوئے - اُنہون نے علم ادب ابو منصور نصر - اور ابو الحسن علی نیشاپوری اور ابو نعیم اصفہانی سے حاصل کیا - اسلام مین اِنکا جیسا عربیت مین دوسرا نہین گذرا - انہون نے مفصل - تفسیر کشاف - مقامات فی الادب - الکلم النوابغ - اطواق الذہب - اساس البلاغۃ فی اللغۃ - الفائق فی تفسیر الحدیث - القسطاس فی العروض - شقائق النعمان - وغیرہ وغیرہ بے مثل کتابین تصنیف کین - وفات سنہ ۵۳۸ھ

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

ابن جوزی ابوالفرج عبدالرحمن فقیہ واعظ حنبلی اپنے زمانہ میں حدیث اور وعظ گوئی میں امام تھے یہ اپنے وعظ میں ایسے ایسے نکات و لطیفے بیان کر دیا کرتے تھے - کہ ہر فریق کے لوگ متحیر اور خوش ہو جایا کرتے تھے یہ صاحب تصانیف کثیرہ تھے - انکی تصنیف سے تفسیر زاد المسیر چار جلدون مین ہے اور منتظم فی التاریخ اور کتاب موضوعات بھی انکی تصنیف سے ہے - وفات ۵۹۷ھ

فخر رازی ابوعبداللہ محمد فخرالدین رَے کے رہنے والے ۲۵ رمضان ۵۴۴ھ مین پیدا ہوئے - علم کلام اور معقولات مین امام تھے - یہ وعظ گوئی مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے - عربی فارسی دونون زبان مین وعظ کہتے تھے - تفسیر کبیر کے علاوہ اور بھی کتابین تصنیف کی ہین - ہرات مین انکا مزار ہے - وفات ۶۰۶ھ

شہاب الدین سہروردی ابوحفص عمر بن محمد صدیقی شافعی بڑے واعظ عابد زاہد عبادت و ریاضت مین عدیم المثل اور بغداد مین شیخ الشیوخ تھے - انھون نے اپنے چچا ابوالنجیب عبدالقاہر اور غوث الثقلین سے فیض پایا ہے - انکی عوارف المعارف مشہور آفاق اور صوفیون کی جان اور علماء کی روح روان ہے - یہ کتاب علماء شریعت و طریقت دونون کے نزدیک نہایت مستند و معتبر ہے - وفات ۶۳۲ھ

ابن عربی شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی طائی اکابر اولیاء اللہ سے بڑے عابد مرتاض صوفی گر - صاحب نفس قدسی - فتوحات و فصوص کے مصنف تھے - انکی فصوص ایسی جلیل القدر کتاب ہے جو اہل بصیرت کے نزدیک طریقت کی روح حقیقت کی جان ہے - جسکا سمجھنا ہر عالم کا کام نہین ہے آپ ابن عربی کے نام سے مشہور ہین - اور **ابن العربی** حافظ ابوبکر محمد اندلسی امام غزالی کے شاگرد متوفے ۵۴۳ھ ہجری دوسرے شخص تھے - وفات ۶۳۸ھ

صاحب قاموس مجدالدین ابوطاہر محمد بن یعقوب شیرازی فیروز آبادی محدث لغوی بڑے قوی الحافظہ تھے کہ ہر روز دو سو سطرین یاد کر کے سویا کرتے تھے - ولادت انکی ۷۲۹ھ کی ہے انکو امیر تیمور نے پانچ ہزار دینار انعام دئے تھے - اور سلطان بایزید خان روم نے بہت کچھ مال و دولت عنایت فرمایا تھا - انکی تصانیف چالیس سے زیادہ ہین - وفات ۸۱۶ھ

سیوطی جلال الدین عبدالرحمن نوین صدی کے مجدد صاحب تصانیف کثیرہ فقیہ محدث قصبہ سیوطا کے رہنے والے تھے - تفسیر و حدیث مین آپ کو ایک خاص ملکہ تھا - کثرت تصنیف مین کوئی آپ کا نظیر نہین تھا - کوئی فن ایسا نہین ہے جسمین آپ کی تصنیف نہو - آپ کی تصانیف

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

پانچسو سے زیادہ ہیں جسکو مینے شکلہ العطی مین شمار کر دیا ہے۔ وفات سنہ ۹۱۱ھ

وفیات مشاہیر علمائے عربیہ

ابوالاسود ظالم دؤلی شاگرد حضرت علی رضہ متوفے سنہ ۶۳ھ	خلیل بن احمد سعید عروضی استاد سیبویہ متوفے سنہ ۱۷۰ھ	سیبویہ عمرو بن عثمان بصری شاگرد ابوالخطاب اخفش اکبر متوفے سنہ ۱۸۰ھ	کسائی علی قاری کوفی استاد ہارون رشید متوفے سنہ ۱۸۳ھ
فراء ابوزکریا یحییٰ کوفی کسائی کے شاگرد متوفے سنہ ۲۰۷ھ	اخفش اوسط سعید شاگرد سیبویہ متوفے سنہ ۲۱۵ھ	ابن الاعرابی ابوعبداللہ محمد کوفی شاگرد کسائی متوفے سنہ ۲۳۱ھ	مازنی ابوعثمان بصری استاد مبرد متوفے سنہ ۲۴۹ھ
مبرد ابوالعباس بصری استاد نفطویہ متوفے سنہ ۲۸۶ھ	اخفش اصغر ابوالحسن شاگرد مبرد متوفے سنہ ۳۱۵ھ	نفطویہ ابراہیم واسطی شاگرد مبرد متوفے سنہ ۳۲۳ھ	ابن حاجب جمال الدین ابوعمرو عثمان مالکی متوفے سنہ ۶۴۶ھ

مؤلف رسالہ ہذا عبدالاوّل بن مولانا کرامت علی جونپوری اس قابل نہین ہے کہ اس ذیل مین اپنا تذکرہ کرے۔ جو تذکرہ غیر لکھتے ہین وہی ٹھیک اور قابل اعتبار ہوتا ہے۔ اور تحدیث نعمت کا محل دوسرا ہوتا ہے اس خلاصۃ التواریخ مین صرف مشاہیر علماء کا تذکرہ کر کے رحمت حق کا خواستگار ہون۔ بجز اسکے دوسرا کوئی غرض نہین۔ **خداوندا** تو مجھے اس صلہ مین کہ مینے سوا دو سو سے زیادہ تیرے مقبول بندون کا ذکر خیر کیا ہے۔ شب بیداری۔ نوافل گزاری۔ قرآن خوانی اور جملہ عمل خیر کی توفیق عنایت فرما۔ اور میرے صغائر و کبائر پر قلم عفو کھینچ دے۔ اور میری اولاد کو صالحین اور علمای ربانیین سے کر **خداوندا** مین تیرے کرم اور رحم پر پورا بھروسا رکھتا ہون۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اللّٰھمّ اغفر لی وارحمنی وارزقنی واکفنی واشفنی وعافنی من جمیع البلایا وتُب علیّ انک انت الغفور الرحیم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

تم یار بدست آمد وغم کار فراہم شد۔ و۔ الحمد للہ کہ این تم شد و آن ہم شد۔

فہرستِ وفیات المشاہیر

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حالاتِ عشرۂ مبشرہ رض	۳	**حالاتِ فقہائے اربعہ**	۱۸	عکرمہ - قاسم بن محمد	۲۹
ابوبکر - عمر - عثمان -	۴	امام زُفر بن ہُذَیل رح	〃	وہب بن مُنَبِّہ - مکحول شامی	۳۰
مولےٰ علی - ابوعبیدہ	۵	امام ابویوسف رح - امام محمد رح	۱۹	عطاء بن ابی رباح - قتادہ	〃
عبدالرحمٰن بن عوف - طلحہ	۶	حسن بن زیاد رح	۲۰	ثابت بُنانی - زُہری	۳۱
زُبیر - سعید - سَعد -	۷	**حالاتِ فقہائے متقدمین**	〃	عمرو بن دینار - ابواسحٰق سبیعی	〃
حالاتِ مشاہیر صحابہ رض	۸	امام لیث - حماد - عافیہ -	۲۱	ابن مُنکدِر - منصور بن زاذان	۳۲
اُبی - ابن مسعود - ابودرداء	〃	یحییٰ - اسد - علی - یوسف - عبداللہ	۲۲	حُمید الطویل - سلیمان تیمی	〃
ابوذر - سلمان فارسی - خبّاب	۹	یوسف - حفص - وکیع - خالد -	۲۳	ہشام بن عُروہ - اعمش	۳۳
عمار بن یاسر - ابوموسیٰ اشعری	۱۰	**طبقۂ تابعین**	۲۴	**طبقۂ تبع تابعین**	〃
تمیم داری - امام حسن - امیر معاویہ	۱۱	عَلقمہ - ابومسلم خَولانی - مسروق	〃	ابن ابی لیلیٰ - ابن ابی ذئب	〃
امام حسین - ابوہریرہ -	۱۲	قاضی شُریح - ابن ابی لیلیٰ -	۲۵	مسعر بصری - مسعر بن کدام	۳۴
ابن عباس - ابن زبیر	۱۳	امام زین العابدین - ابراہیم تیمی	〃	اوزاعی - سفیان ثوری - ابراہیم	〃
ابوسعید خُدری -	〃	عُروہ بن زبیر - ابراہیم نخعی	۲۶	حماد بن سلمہ - ابن مبارک	۳۵
ابن عمر - انس بن مالک	۱۴	ابوعثمان نہدی - ابوصالح	〃	فُضَیل بن عیاض	〃
حالاتِ ائمۂ اربعہ -	۱۵	عطاء بن یسار - مجاہد بن جُبیر	۲۷	وکیع بن جرّاح -	〃
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	〃	شَعبی - علامہ -	〃	سُفیان بن عُیَینہ	۳۶
امام مالک رح -	۱۶	سالم فقیہ - طاؤس - سلیمان	۲۸	یحییٰ بن سعید قطان	〃
امام شافعی رح	〃	ابن سیرین - ابن جُریج -	〃	یزید بن ہارون	〃
امام احمد بن حنبل رح	۱۷	حسن بصری - ابوبُردہ	۲۹		

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مصنفین صحاح ستہ	۳۷	چوتھی صدی	۴۱	صاحب مختار متن فقہ-	۴۴
امام بخاری - امام مسلم	؍؍	ابوسعید بردعی	؍؍	صاحب عقائد نسفی	؍؍
ابوداؤد- ترمذی- نسائی	؍؍	امام طحاوی محدث- اسکاف	۴۲	اسی صدی مین صاحب قنیہ-	
ابن ماجہ	۳۸	صفار- امام کرخی- جصاص	؍؍	وصاحب فتاوے ظہیریہ وخواجہ	
حالات مشاہیر محدثین	؍؍	فقیہ ابواللیث- فقیہ جرجانی	؍؍	معین الدین چشتی اجمیری بھی تھے	
ابوزرعہ- ابو داؤد طیالسی	؍؍	پانچوین صدی	؍؍	آٹھوین صدی	۴۵
عبدالرزاق بن ہمام- مکی بن ابراہیم	؍؍	قدوری- ناطفی-	؍؍	صاحب کنز- صاحب نہایہ	؍؍
حمیدی- ابوبکر بن ابی شیبہ	؍؍	شمس الائمہ حلوانی-	؍؍	طرسوسی- صاحب مضمرات	؍؍
ابن راہویہ-	؍؍	بڑے اسبیجابی-	۴۳	زیلعی فقیہ- صاحب شرح وقایہ	؍؍
دارمی- ابوحاتم- ابو یعلےٰ	۳۹	شمس الائمہ سرخسی	؍؍	نجم الدین طرسوسی- زیلعی محدث	؍؍
طبری- ابن خزیمہ- ابوعوانہ	؍؍	چھٹی صدی	؍؍	صاحب عنایہ- حدادی	۴۶
طحاوی حنفی-	؍؍	صفار رکن الاسلام	؍؍	نوین صدی	؍؍
ابن حبان- طبرانی-	۴۰	چھوٹے اسبیجابی	؍؍	سید شریف-	؍؍
ابن سُنّی- ابوالشیخ-	؍؍	منہاج الشریعہ-	؍؍	صاحب بزازیہ- قاری الہدایہ	؍؍
دارقطنی- ابن مندہ- حاکم	؍؍	مفتی الثقلین-	؍؍	ملک العلماء قاضی شہاب الدین	؍؍
ابن مردویہ- ابونعیم	۴۱	شمس الائمہ کردری-	؍؍	عینی محدث فقیہ-	؍؍
بیہقی- ابن عساکر-	؍؍	شمس الائمہ زرنگری-	؍؍	ابوالفتح جونپوری- ابن ہمام	۴۷
قرون مشاہیر فقہاء	؍؍	قاضی خان	؍؍	ابن امیر حاج- مولانا جامی	؍؍
تیسری صدی	؍؍	صاحب ہدایہ	۴۴	دسوین صدی	؍؍
خصاف- محمد بن مقاتل-	؍؍	ساتوین صدی	؍؍	اخی چلپی-	؍؍
موسیٰ بن نصر رازی- ہشام رازی	؍؍	استروشنی- ابن شجاع-	؍؍	مولانا الہداد جونپوری-	؍؍

مضمون	صفحہ
ابن کمال باشا - صاحب کبیری	۴۷
علی متقی جونپوری مرشد ابن حجر	؍؍
قطبی مورخ صاحب اعلام الاخیار	؍؍
گیارھویں صدی	۴۸
عبدالوہاب متقی -	؍؍
تمرتاشی - ابن نجیم مصری	؍؍
ملا علی قاری شاگرد ابن حجر	؍؍
شیخ عبدالحق محدث دہلوی -	؍؍
ملا محمود جونپوری صاحب شمس بازغہ	؍؍
ملا افضل جونپوری استاد ملا محمود	۴۹
ملا کاتب چلپی صاحب کشف الظنون	؍؍
شرنبلالی فقیہ -	؍؍
صاحب بحر رائق	؍؍
خیر الدین رملی -	؍؍
صاحب درمختار -	؍؍
اسی صدی میں حضرت خواجہ باقی باللہ اور مجدد الف ثانی اور عبدالحکیم سیالکوٹی بھی تھے -	
بارھویں صدی	۵۰
ملا جیون	؍؍
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	؍؍

مضمون	صفحہ
اسی صدی میں صاحب مناظرۂ رشیدیہ اور میرزا مظہر جان جاناں اور آزاد بلگرامی بھی تھے -	
تیرھویں صدی	۵۰
بحر العلوم	؍؍
شاہ رفیع الدین دہلوی	؍؍
مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی	۵۱
مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی	؍؍
طحطاوی فقیہ -	؍؍
شاہ ابوسعید -	؍؍
صاحب تفسیر رؤفی	؍؍
شامی محمد امین - معروف بابن عابدین صاحب رد المحتار	؍؍
مولانا شاہ اسحٰق محدث دہلوی	؍؍
شاہ احمد سعید -	؍؍
علامہ خیرآبادی منطقی -	۵۲
مولانا تراب علی لکھنوی استاد مولانا عبدالحق الہ آبادی	؍؍
مفتی صدر الدین دہلوی	؍؍
مولانا عبدالحلیم والد مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی	؍؍

مضمون	صفحہ
مفتی محمد یوسف لکھنوی استاد مولانا حافظ احمد جونپوری	۵۲
صاحب مظاہر حق مولانا نواب محمد قطب الدین خان	؍؍
مفتی سعد اللہ -	؍؍
شاہ عبدالغنی مجددی -	؍؍
مرشد مولانا عبدالحق الہ آبادی	
مولانا محمد قاسم نانوتوی -	۵۳
مولانا احمد علی محدث سہارنپوری	؍؍
صاحب مفتاح الجنۃ مولانا کرامت علی جونپوری حنفی والد مؤلف رسالہ ہذا -	۵۳
ذکر مولانا حافظ شاہ عبدالحق الہ آبادی مکی	۵۴
خاتمہ در ذکر اکابر مشاہیر	؍؍

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

فہرستِ مؤلفاتِ مطبوعۂ مؤلفِ رسالۂ ھٰذا

النفحۃ العنبریہ فی اثبات القیام فی مولد خیر البریہ ۔ النوادر اللطیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ ۔ خیر الخطب
الازہر فی تسامح شارح المختصر ۔ المسک الاذفر فی بیان الحج الاکبر والاصغر ۔ العجالۃ المرتجلہ ۔ احسن الوسائل
الی حفظ الاوائل ۔ المحاکمہ بین فضیلۃ عائشہ و فاطمہ ۔ فصل الخطاب فی ذکر ابی نجمہ ۔ المواہب العلیہ
المحامد الالٰہیہ ۔ رسالۂ اصول حدیث در آخر مسند امام اعظم ۔ اللطافہ فی جواز اضافۃ کافہ ۔ البسطی فی بیان الصلوۃ
الطریف للادیب الظریف ۔ التطرق لمعرفۃ الفرزدق ۔ مبادی الادب فی تقدیۃ قصائد العرب ۔ حاشیۂ بانت
انجاح السول بذکر شیب الرسول ۔ البیان المنیجم فی کشف المستعجم ۔ تمرین الطلاب لحصول الآداب ۔ زینۃ العمائم
بالعذبۃ والعمامہ ۔ الدر النضید فی غرر القصید ۔ جوامع الکلم ۔ القول المدوم فی ذکر النوم ۔ اخائر الذخائر
تحلۃ الادیب لاجلۃ السندیب ۔ ترقین الادب ۔ قصیدۂ وجیہیہ ۔ المع الکلام فی کتب النبی علیہ السلام
عمدۃ النقول فی کیفیۃ ولادۃ الرسول ۔ عقد اللعل ذکر مولفات امام سیوطی ۔ انجح الکلام فی تخریج احادیث

ایضًا بزبانِ اردو

ہدایت النسوان ۔ تبع التواریخ ۔ اظہار حق ۔ احسن التواریخ ۔ الطریق السہل الی حال ابی جہل ۔ شرح
التحقیقات الخطیرہ ۔ الدرۃ الغالیہ فی مناقب معاویہ ۔ جواب آتی از جانب رسالت پناہی ۔ کتاب ارد
شجرۂ امام ابوحنیفہ ۔ تسکین خاطر ۔ لکچر ۔ فتاوی یمانیہ فی الاحکام الثمانیہ ۔ نافع السالکین ۔ دافع الجور
فی حرمۃ اللواطت ۔ ازالۃ الریب فی منع نتف الشیب ۔ وقوف النبی علیہ السلام ۔ مفید المفتی
تذکرۃ المصلین ۔ تذکرۃ الحفاظ ۔ وفیات المشاہیر ۔

کتب غیر مطبوعہ مؤلفۂ مؤلف

نوادر العلوم ۔ عربی ۔ زبدۃ الاقوال فی صلات الافعال ۔ عربی ۔ عروس الافکار فی مناظرۃ اللیل والنہار ۔ ۴۷
کتاب المناہی ۔ عربی ۔ الاحتجاج بالاحادیث الشریفہ لمذہب الامام ابی حنیفہ ۔ عربی ۔ مقدمہ منیۃ المصلی ۔
تذکرۃ المعمرین ۔ عربی ۔ المناقب المنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ ۔ فارسی ۔ حسن الثواب فی عمل الخضاب ۔

اطلاع ۔ اگر کوئی تاجر ۔ یا صاحب مطبع مصنف کی کسی کتاب کا حق تصنیف لینا چاہے تو مشتہر سے خط و کتابت کرے

المشتہر عبد المجید کاپی نویس ساکن محلہ ملا ٹولہ ۔ شہر جون پور ۔

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

بعض مفید کتابون کا اشتہار

فرحۃ الصائمین ۵ر	یہ رسالہ اسم بامسمّی ہے۔ اسمین روزہ اور روزہ دارون کے متعلق بہت مفید اور اچھی اچھی باتین اور چیدہ چیدہ ضروری مسائل نہایت شرح و بسط کے ساتھ عام فہم اُردو زبان مین لکھے گئے ہین۔ ایسی کتاب آجتک تالیف نہین ہوئی ہے ضرور منگوا کر دیکھیے اور پڑھیے قیمت صرف ۵ر
الصالحات ۳ر	اسلام کی نامور چار بیبیون کا سچا قلمی فوٹو جیسا اسمین ہے آج تک ویسا دیکھا نہین گیا۔ یعنے حضرت خدیجہؓ۔ حلیمہ سعدیہ۔ سیدہ فاطمہ زہرا۔ عائشہ صدیقہ کی سوانح عمریون کا خلاصہ اور انکے سچے حالات و ملفوظات اس جامعیت اور خوبی کے ساتھ اس مین لکھے گئے ہین کہ باید و شاید قیمت ۳۰ر
میراث المسلمین ۲ر	اسمین میراث اور فرائض کے قواعد اور وصیت کے مسائل اور جائداد کے منتقل کرنے کا بیان بڑی خوبی اور وضاحت کے ساتھ اُردو مین لکھا گیا ہے مبتدی طلبہ اور اُردو خوان مسلمانون کے واسطے یہ کتاب بیحد مفید ہے۔ قیمت ۲ر
رد جہل حدیث ۱ر	اسمین حرام حلال تہذیب اخلاق وغیرہ کے ضروری مسائل بہت تحقیق سے لکھے گئے ہین۔ نئی روشنی کے حال داغون کی تعلیم کیواسطے یہ کتاب بجاے اُستاد ہے قیمت ۱ر
معلم الاولین ۱ر	اس مین بطور سوال و جواب کے اوّلیات کا بیان اُردو زبان مین بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور آخر مین چند ضروری مسائل بھی مندرج ہین۔ قیمت ۱ر
مولوی معنوی ۴ر	اس مین مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی کے دلچسپ حالات۔ اور آپ کا نسب۔ ذکر ولادت۔ تعلیم و تربیت۔ آپ کا فضل و کمال آپ کے رشد کا حال۔ مثنوی کے تصنیف کی وجہ۔ اور آپکے عبادت زہد۔ کشف و کرامات کا بیان۔ بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۴ر

راقم

حافظ عبدالغفور تاجر ڈھالگر ٹولہ جونپور

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University

مشک آنست کہ خود ببوید

یہ معزز و مستند اور بیحد مفید۔ نئے طرز کا ایک شاندار رسالہ ہی جو نہایت معتبر و معتمد کتابونکی صحیح اور مقبول روایتونکا انتخاب اور لُبِّ لباب ہے۔ عام اہل اسلام کے نفع رسانی کی غرض سے یہ رسالہ اُردو زبان مین لکھا گیا ہے تاکہ اسکو چھوٹے بڑے سب بے تکلف پڑھ سکین۔ اِسی خلاصۃ التواریخ مین اکابر دین کی سوانح عمریون کا خلاصہ ہے۔ آج تک اُردو زبان مین اس خصوصیت اور اس ترتیب کا کوئی رسالہ تالیف نہین ہوا۔ اسمین حضرات عشرۂ مبشرہ و مشاہیر صحابہ و تابعین۔ و تبع تابعین۔ و مجتہدین۔ و محدثین۔ و مشاہیر فقہائے احناف کے متبرک تذکرے ہین۔ جسکے پڑھنے سے ایمان تازہ اور علم زیادہ اور دل روشن ہوتا ہے۔ اور جسکے دیکھنے سے آنکھون مین نور اور دلون مین سرور پیدا ہوتا ہے۔ فی الواقع یہ رسالہ سچے معلومات کا ایک عمدہ ذخیرہ ہی جو باتین آپکو پہلے نہین معلوم تھین وہ اب اسکے دیکھنے سے معلوم ہو جائینگی۔ جن اکابر اسلام کے سنین وفات و نسبت تلمذی و تالیفات کی آپکو خبر نہ تھی اسکے پڑھنے سے آپ اچھی طرح اِن باتون سے واقف ہو جائینگے۔ با این ہمہ صفت اِس گوہر گرانمایہ کی قیمت عام خریدارونکے واسطے صرف چھ آنہ رکھی گئی ہے

مینیجر جادو پریس

۱۹۸۵۵

Maulana Azad Library, Aligrh Muslim University

CALL ٩٢٠ / ع ۲۱۲م

ACC. NO. ١٩٨۵۵

AUTHOR عبدالاول صدیقی

TITLE وفیات المشاہیر

Date | No. | Date | No.

Maulana Azad Library
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

Maulana Azad Library Aligarh Muslim University

Maulana Azad Library, Aligarh Muslim University